قربانی کی روح

سمع واطاعت، تسلیم ورضا، ایثار وقربانی، وفاشعاری اور جانثاری

عیدقرباں آرہی ہے،عید کے دن اوراس کے بعدبھی تین دن تک مسلمان قربانی دیتے رہیں گے۔ان دنوں اگرہم ایک جانور کے ذبح کردینے سے یہ کہتے ہیں کہ سنت ابراہیمی کی یادگارمنانے میں ہم کامیاب ہوگئے ہیں۔تو معاف فرمائیں کہ یہ قربانی کابڑاہی عامیانہ سطحی تصور ہوگا۔

ذراحضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قربانیوں پرنظر ڈالواور دیکھوتو حیدرب العالمین کی خاطر کیسے کیسے رشتوں کوتوڑکراورقربانی کی کیسی کیسی نادرروزگارمثالیں قائم کرکے مقام خلت پر یکہ وتنہا نظر آتے ہیں۔رشتہ پدری کی قربانی،قوم وبرداری کی قربانی،قومی معبودوں کی قربانی،جان کی قربانی(اقتلوہ وحرقوہ)

ایثاروقربانی کے اس تسلسل پرغورکرو،باربارغورکرواوردیکھوکہ ان تمام علائق کوجوانسان اپنے ساتھ رکھتاہے،کوئی علاقہ ایساہے کہ حنیف کامل اورموحداعظم نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نہ توڑدیاہو۔جب خون،نسل،قومیت اور وطنیت کے تمام رشتے کٹ چکےاورہجرت کرکے ایسی سرزمین میں آپہنچے، جہاں اسباب وذرائع مفقود تھے،لیکن معیت الٰہی کی نصیحت سے مالامال تھے۔دل میں اولاد کی خواہش پیداہوئی اوردعا کی۔رب ھب لی من الصالحین (الصٰفٰت:) اس دعاء میں امت مسلمہ کی پیدائش کاسروسامان پوشیدہ تھا۔قضاءوقدر کےنوشتوں میں پہلے سے یہ طے ہوچکاتھا کہ اس موحدکامل کے ذریعہ سے نبی آخرالزماں اوران کی امت کاظہور ہو۔لہٰذااس خلاق علیم نے اپنے بندے ابراہیم خلیل اللہ کی دعاءکوقبول فرمایااوراسماعیل علیہ السلام جیساحلیم وبردباربیٹاعطا فرمایا۔بیٹاجب جوان ہواتوخواب میں بیٹےکوذبح کرنے کاحکم پاتے ہیں۔کیسابیٹا؟(۱)اسماعیل جیساحسین وجمیل،صالح اور پہلوٹابیٹا(۲) بیٹے پر جوانی آرہی ہے۔(۳)باپ پر بڑھاپاطاری ہےاوراب نعم البدل کی توقع نہیں(۴)وہ بیٹاجودعائیں مانگ مانگ کرحاصل کیاہے۔

ان حالات کے باوجود! حضرت ابراہیم علیہ السلام خیال بھی نہیں کرتے کہ ذبح اسمٰعیل کاخواب محض خواب وخیال بھی ہوسکتاہے۔آپ بڑی بےتکلفی سے یہ دردناک خواب بیٹےکوسنادیتے ہیں۔

تصورکروکہ یہ وقت کس قدردردانگیز ہوگا،لیکن اسماعیل علیہ السلام کےقلب کی استقامت اورآپ کے مقام عزیمت کودیکھوکہ باپ کےخواب کوسنتاہےاور قربان ہونے کے لئے تیارہوجاتاہے۔اب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زندگی کے سرمایہ اورمحبوب فرزندکوزمین پرذبح کرنے کے لئے لٹادیتے ہیں اور ذبح کرنے کے لئے چھری چلاتے ہیں۔چھری ذبح نہیں کرتی۔اسے پھر تیز کرتے ہیں اور باربار چلاتے ہیں،لیکن اسماعیل ذبح نہیں ہوتے اوران کی جگہ یعنی ان کے فدیہ میں ایک دنبہ ذبح کرنے کے لئے جبرئیل علیہ السلام پیش کرتے ہیں۔ (مولاناداؤدغزنویؒ)

درس حدیث

حج مبرور کی فضیلت

محمد اظہر مدنی

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔

تشریح: حج اسلام کے عظیم ستونوں میں سے ایک ستون ہے، بخاری و مسلم کی روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس میں حج بیت اللہ بھی ہے۔ لہٰذا حج جیسے بنیادی رُکن پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے اور ہر مسلمان عاقل بالغ آزاد و مستطیع پر اس فریضہ کی ادائیگی فرض ہے۔

حج اللہ رب العالمین کی طرف سے ایک ایسا انمول تحفہ ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے تمام سابقہ گناہوں کی مغفرت کرا لیتا ہے اور اس حدیث رسول کا مصداق ہو جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جس نے حج کیا اور اس دوران بے ہودگی اور اللہ کی معصیت سے بچا رہا تو وہ اس طرح لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ یعنی گناہوں سے بالکل پاک اور صاف، اسی لئے عازم حج وعمرہ کے سلسلے میں آتا ہے کہ اگر وہ دوران سفر انتقال کر جاتا ہے تو وہ جنتی ہے اور یہی وہ عظیم عبادت ہے جس کے اندر ایک مسلمان حد درجہ عاجزی وانکساری اور اپنی کمزوری ولاچاری اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے۔ اپنے اعضاء وجوارح سے لے کر لباس وزبان ہر چیز سے رب کی عظمت وکبریائی اور اس کی بڑائی کے گن گاتا ہے اور اپنی غلامی وعبدیت کا منظر پیش کرتا ہے۔ بغیر کسی تفریق کے شاہ وگدا سب ایک ہی لباس، ایک ہی زبان اور ایک ہی مقام پر کھڑے ہو کر مالک الملک کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ خوف ورجاء کے ماحول میں دست بدعا ہوتے ہیں اور سب کی ایک ہی تمنا اور لالچ ہوتی ہے کہ اپنے مالک حقیقی خالق ورازق کو کیسے خوش کرسکیں اس کی رضا وخوشنودی مل جائے اور رب سے مخاطب ہو کر ایک ہی آواز اور والہانہ انداز میں لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک کہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں یقیناً تمام تعریفیں نعمتیں اور ماہیت تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ اہم فریضہ جہاں مالی استطاعت کا متقاضی ہے وہیں بدنی قوت وطاقت کا بھی طالب ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لہٰذا تم حج کرو، یا ایھا الناس قد فرض اللہ علیھم الحج فحجوا۔ ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حج ہر سال فرض ہے آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی یہاں تک اس نے اس سوال کو تین دفعہ دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر حج فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھ پاتے۔

اس عبادت کی محنت ومشقت کو سامنے رکھتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے اسے جہاد سے تعبیر کیا اور جہاد سے افضل عمل قرار دیا۔ مائی عائشہؓ نے جب آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے کہا کہ سب سے افضل جہاد حج مبرور ہے اور ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھا ضعیف اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں انہی اعمال جلیلہ اور فضائل محمودہ کو سامنے رکھتے ہوئے حج مبرو کا بدلہ جنت ٹھہرایا گیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پیش کش کی کہ آپ اپنا دست مبارک آگے بڑھائیں میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے جب اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا تو انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا یہ کہتے ہوئے کہ میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہ معاف فرمادے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اما علمت أن الاسلام یھدم ماکان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اسلام سابقہ گناہوں کو محو کر دیتا ہے، ہجرت پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

حج مبرور کی اتنی بڑی فضیلت! ہمیں چاہیے کہ حج اور عمرہ کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں اور رب ذوالجلال والاکرام سے اس کی خصوصی توفیق اور عنایت طلب کریں، ہم میں سے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اہل ثروت ہیں لیکن انہیں یہ توفیق نہیں کہ اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کرسکیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج وعمرہ کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امت مسلمہ کو شعائر اسلام کی پابندی کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین وصلی اللہ علی نبینا محمد وسلم تسلیما کثیرا۔

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
عبد القدوس اطہر نقوی

اس شمارے میں

درس حدیث ۲
اداریہ ۳
عیدالاضحی - احکام ومسائل ۶
مدینہ منورہ کی زیارت کے آداب واحکام ۱۲
سوئے جنت چل بسے استاذنا عبدالسلامؒ (نظم) ۱۷
حقوق انسانی کا ضامن صرف اسلام ہی ہے ۱۸
”عالمی کانفرنس برائے مسلم سوسائٹیز“ ابوظبی میں امیر مرکزی جمعیت کی شرکت ۲۰
رپورٹ اجلاس مجلس عاملہ ۲۲
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز ۲۶
جماعتی خبریں ۳۱

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک
سالانہ ــــــــــ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ــــــــــ ۷/روپے
پاکستان ــــــــــ ۵۰۰/روپے
بلاد عربیہ و دیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

ہماری آزادی اور ہماری ذمہ داری

آزادی جو کسی قوم کو غلامی سے ملتی ہے، بے شمار و شدید قربانی چاہتی ہے۔ عظیم جدو جہد، بڑے ایثار و قربانی اور امتحان سے گذرنے کے بعد ہی آزادی کا پروانہ ملتا ہے۔ جو قومیں آزادی کے لیے جانبازی و جاں نثاری کرتی اور مال و جان، آل و اولاد اور خویش و اقارب کی قربانی پیش کرتی ہیں وہ درحقیقت سب سے پہلے اپنے آپ کو اپنے نفس کی غلامی و عبودیت سے نجات دلاتی ہیں اور نفس امارہ سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں۔ اور نفس کی غلامی سے جو نکل گیا اور اس غاصب و ظالم کے ظلم سے جو بچ نکلا اور جس نے اس پر قابو پالیا یقیناً وہ جان و مال اور آل و اولاد تمام کی غلامی، بندھنوں اور بیڑیوں سے آزادی حاصل کرلے گا اور جس کے نصیبے میں یہ سب لکھ دیا گیا وہ کسی اور کی غلامی اور بندش میں نہیں رہ سکتا ہے۔ اب اس کے لیے آزادی کے سارے دریچے بلکہ دروازے وا ہو چکے اور وہ فاتحانہ شان، منتصرانہ و غالبانہ آن بان اور بڑے ہی طمطراق اور کروفر سے سریرآرائے تخت و تاج بن جائے گا۔ اور جو قومیں اپنے نفس و ہوس کی غلامی و زندانی اور اسیری سے نجات حاصل نہ کرسکیں وہ أبد الآباد کے لیے غلامی کی اذیتوں اور الم ناک زندانوں اور دارورسن سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتیں۔ دور کیوں جاتے ہو کل کی ہی بات ہے کہ ہمارا پیارا ملک وطن عزیز ہندوستان برطانوی استعمار کے پنجۂ استبداد میں پوری طرح جکڑا ہوا تھا اور پوری قوم اس کے ظلم و زیادتی اور جبر و جور سے کراہ رہی تھی، نہ اس کی عزت و کرامت باقی رہ گئی تھی نہ وقعت و حیثیت، نہ ان کی جائیداد اپنی تھی نہ ان کا گھر بار اپنا رہ گیا تھا، نہ ان کی اپنی عدالتیں تھیں نہ پارلیامنٹ اور ایوان بالا نہ دیوان اعلیٰ، بلکہ سب غلامی کی بدترین زندگی گذار رہے تھے اور استعمار کے باج گذار ہوکر عزت نفس کھو چکے تھے۔ نہ ان کے مدارس محفوظ تھے نہ مساجد، نہ ان کی مندریں محفوظ تھیں نہ معابد۔ ہندوستان جسے مغلوں نے خصوصاً عظیم الشان عمارتوں، عظیم یادگاروں اور عالی شان فصیلوں اور دیواروں سے آراستہ کردیا تھا اور جس کو سونے کی چڑیا بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے استعمار نے لوٹ کا مال اور سلب و نہب کی منڈی میں تبدیل کردیا تھا۔ اور یسومونکم سوء العذاب اور ذبح ابناء کے ساتھ عورتوں کو بھی تہہ تیغ کرنے میں ان کو عار نہ تھا ‘ظلمات بعضها فوق بعض’’ کا سماں پیدا کردیا تھا، جس پر فراعنۂ مصر بھی اپنے ظلم و استبداد اور

قہر سامانیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جائیں۔

بہر حال انگریزوں کی داستان ستم کو حیطۂ تحریر میں لانا مشکل ترین امر ہے۔اوراس کے ذکر کے لیے جہاں چیتے کا جگراورخوں کی روشنائی چاہئے وہیں سننے کے لیے بھی چیتے کا جگراورصبر وسکون کا کوہ گراں چاہئے اور سچ تو یہ ہے کہ اس داستان خونچکاں اورقصۂ وحشت ناک کے سننے کے لیے بڑے بڑے صابر وحلیم لوگوں کو یارائے صبر وضبط نہ ہوسکے گا۔

آپ غور کرسکتے ہیں کہ ایسے شدید مظالم اور ہولناک استبداد و جور سے ہمارے اسلاف نے کیسے نمٹا ہوگا۔؟

ان سب قربانیوں کے بدلے ہمیں طویل ترین تاریک راتوں کے بعد آزادی کی صبح نصیب ہوئی تھی۔کبھی سوچا آپ نے کہ اس نعمت کی قدر دانی، اس دولت کی نگہبانی اوراس عزت وکرامت کی پاسبانی وپشتبانی کے لیے کس طرح کا دل ودماغ، عزم وحوصلہ، تزک واحتشام، کدوکاوش اور جہد وجہاد کی ضرورت ہے۔؟

وہ قربانیاں جو ہم نے اس وقت پیش کی تھیں اور جس نعمت آزادی کے حصول کے لیے خانماں برباد ہوئے تھے اس آزادی کے فیوض وبرکات اوراس کے حقیقی ثمرات سے بہرہ ور ہونے کے لیے اس سے زیادہ قلندری دکھانی ہوگی، فدائیت اور اپنائیت کا مظاہرہ کرنا ہوگا، خون جگر بہانا وجلانا اور ہموطن بھارتی بھائیوں کے شانہ بشانہ چلنا ہوگا۔نفرت کی دیواروں کو ہم نے جس طرح یکجٹ ہوکر گرادیا تھا اور جس طرح 'ہندو مسلم سکھ عیسائی آپس میں سب بھائی بھائی' کا نعرۂ مستانہ اورآوازۂ دیوانہ بلند کیا تھا وہ ہماری سنسکرتی کا حصہ تھا اور وہی ہماری فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق تھا، ہماری مذہبی تعلیمات'' خلقکم من نفس واحدۃ'' اور ہماری روایات واعتقادات کے عین مطابق تھا۔

بنی آدم اعضاء یک دیگرند
کہ در آفرینش زیک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنت دیگراں بے غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی

جب ہم صحیح طور پر حقیقت شناس اور رشتہ انسانی سے سرشار ہوجائیں گے اور آدمیت وانسانیت کے جوہر حقیقی، ربط وضبط اور اخوت انسانی کے خوگر ہوجائیں گے تو انسانیت کا کھویا ہوا مقام بلند وبالا اور رفیع المرتبت شان وشوکت پھر حاصل ہوجائے گی اور عظمت رفتہ کی بازیافت ہوجائے گی۔ ورنہ صرف مذاہب وادیان کے نام پر خود ساختہ حدبندیوں، گروہ بندیوں، فرقہ بندیوں، نفرتوں اور طبقاتی ودینی کشمکش اور سیاسی رسہ کشی کے رہتے ہوئے ترقی یافتہ اور کامیاب وکامران کبھی بھی نہیں قرار دیئے جاسکتے۔اس لیے پہلے ضرورت ہے معراج انسانیت کی اور اخوت انسانی، محبت وایثار، آپسی ہمدردی وغمخواری اور انسانیت نوازی اور اخلاص وخیر خواہی کی۔ اگر یہ نہ ہوسکا تو دنیا اپنی تمام تر ترقیات، مسحور کن آلات، محیر العقول ایجادات اور عجوبۃ الدھر مصنوعات کے باوجود تہی دامن اور مفلس رہے گی۔اور یہی وہ آزادی کی حقیقت اور فلسفہ ہے جو ہماری نگاہوں سے او جھل اور زندگی سے رفتہ رفتہ دور ہوتا چلا جارہا ہے جس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اس لیے میرے عزیزو! ہوش کے ناخن لو۔ وقت کے تیور کو پہچانو اور اپنے مقام ومرتبے کو جانو، ہر لمحہ جو تمہاری متاع عزیز وحیات مستعار کا گذر رہا ہے وہ تمہارے لیے لمحہ فکریہ ہے۔جائے عبرت ہے۔تمہارے نامۂ اعمال اور بہی کھاتہ میں بے شمار پر پیچ سوالات کا انبار لگتا چلا جارہا ہے۔

ذرا یاد کرو قربانی۔ یوم آزادی ۱۵/اگست کو جوش وخروش سے منالیا۔مگر تعمیر ملک وملت کے لیے کیا گیا؟ جو اصل نعمت آزادی کی قدر دانی تھی اور شکر گزاری بھی، جو ہر ہندوستانی کی اہم ذمہ داری ہے اور ہر مسلمان کا وطیرہ اور اہم فریضہ بھی ہے۔آپ نے اس آزادی کے لیے انتہائی کسمپرسی کے عالم میں کمایا ہوا مال خرچ کیا تھا تو آج کیا اس کے لیے اپنا مال خرچ کررہے ہیں۔ یا ٹیکس اور محصول کی ادائیگی کے حوالے سے ملکی وقومی اور دینی مجرم بن رہے ہیں؟ استعمار جو یہاں کی دولت لوٹ مار کر کے یا چوری چھپے ودیش میں بھیجتا رہتا تھا کیا آپ کا کوئی ہم وطن بھائی تو ایسا نہیں کررہا ہے؟ کل تک آپ اسے ناپسند کرتے تھے اور ایسا ہرگز نہ ہونے دینے کے لیے جان وعزت کی بازی لگاتے رہتے تھے اب آپ اگر اپنے بھائی کو پیار سے اس کی قباحت اور ملک کے ساتھ بے وفائی کی ممانعت کو نہیں سمجھا سکتے تو پھر اسے اس جرم وخطا سے بچانے کی ترکیب بھی نہیں کرسکتے؟ آپ مسلمان ہیں تو آپ کا اخلاقی ودستوری فریضہ ہونے کے ساتھ دینی فریضہ بھی ہے کہ آپ اس سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔فرض کریں کہ اگر آپ بھی غیروں کی طرح اس مرض میں مبتلا ہیں تو پھر آپ کا گناہ اور جرم مزید بڑھ جاتا ہے۔آزادی کے حصول کے لیے اپنی جان کی بازی لگادی تھی کیا

آپ اب بھی تعمیر ملک وملت اور اس آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے اسی طرح کے جذبات واحساسات رکھتے ہیں اور دیش ووطن کی خدمت کے لیے اسی طرح کمر بستہ وسرگرداں ہیں یا اوروں کی طرح لوٹ پاٹ اور سلب ونہب میں مبتلا ہیں؟ کل اگر انگریز اس دیش کی مسجد ومندر اور دکان ومکان کو منہدم کر دیتا تھا تو آج ایسا تو نہیں کہ آپ بھی اپنے آزاد ملک میں یہی سب دیش ورودھی کام انجام دینے اور اس کی سمپتی اور سامان کو نقصان پہنچانے کے باوجود سچے دیش پریمی اور محبّ وطن بنے ہوئے ہیں۔ کل انگریز اور اس کے ایجنٹ دیش اور اس کے باشندوں کے خلاف جاسوسی کرتے تھے تو ایسا تو نہیں کہ آج آپ خود یہی کام کر کے دشمن کو راز فراہم کر رہے ہیں؟ آپ حاکم ہیں تو آپ کو اپنے بھائیوں اور رعایا کی کوئی پروا نہیں۔ ان کے استحصال کے نت نئے سامان کر رہے ہیں اور راتوں رات کروڑ پتی وارب پتی بن رہے ہیں اور اگر عوام الناس ہیں تو بات بات پر آپ کا کل غصہ ملک کے املاک واسباب کو تلف کرنے پر اترتا ہے اور اپنے ہی بھائیوں کو مشق ستم بنانے میں مزہ آتا ہے۔ غرضیکہ اس آزادی کو ہر آدمی اپنے ڈھنگ اور خواہش وہوس کے مطابق برت رہا ہے۔ تو پھر انجام گلستاں کیا ہوگا؟؟

آزادی کی قدر ومنزلت اور اس کی حفاظت وصیانت کے لیے بڑے جذبہ وحوصلہ، ہمت، ذوق وشوق، دل ودماغ، خواہش وچاہت، فداکاری وجاں نثاری اور بے لوثی وبے غرضی کی ضرورت ہے، جس سے ہمارے اسلاف سرشار تھے اور وہ اس راہ میں سرفروشی کے لیے ہمہ وقت تیار ہی نہ تھے بلکہ جو قربانیاں انہوں نے آزادی کے لیے دی تھیں اس سے زیادہ اس کی قدردانی کی تھی اور اس کی تعمیر وترقی میں لگادی تھی۔ وہ آزادی کے مفہوم ومعانی اور اس کے تقاضوں سے بدرجہ اولیٰ واقف بھی تھے اور اسے اس کا حق دینے میں ہمہ وقت کمربستہ وتیار رہتے تھے۔ آزادی کے نام پر کسی طرح کے بیجا حقوق اور بے جا تصرف کے قائل وفاعل نہ تھے۔ بلکہ جو دوگنی محنت انہوں نے اور ان کے اسلاف اور آباؤ واجداد نے کی تھی اب آزادی ملنے پر اس سے کئی گنا زیادہ جانبازی وجاں نثاری دکھاتے تھے۔

یہ تو بعد کے دنوں میں ہم جیسوں نے آزادی کا غلط مفہوم وضع کر لیا اور ہم غلط طور پر اس کے استعمال میں اصرار فرماتے رہتے ہیں جو کہ کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ بلکہ ہماری حالت اس احمق کی طرح ہے جس نے اپنی کسی عبادت گاہ میں غیر کے جانور کو دیکھ کر مالک کو ستانا شروع کر دیا اور اس کی معذرت پر کہ نا سمجھ جانور ہے، اس لیے عبادت گاہ میں آ گیا، معاف نہ کیا اور اسے زدوکوب کرتا رہا اور جب دوسرے دن خود اپنی بھینس کو عبادت گاہ میں لا کھڑا کر دیا اور ٹوکنے پر الٹے اور زیادہ برافروختہ ہو کر کہنے لگا کہ عبادت گاہ ہماری ہے ہم جیسے چاہیں تصرف کریں۔

ہمارے اسلاف نے اپنی شبانہ روز جد وجہد، انتھک محنت وکاوش اور بے شمار وبے مثال قربانیاں پیش کر کے تن کے گورے اور من کے کالے انگریزوں سے تو وطن عزیز کو آزادی دلادی جس کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے کم ہے لیکن اس آزادی کو کاملیت وجامعیت کا جامہ پہنانے کے لیے مزید محنت، ایثار اور قربانی درکار ہے۔ اسی طرح اس کی حفاظت وصیانت کا مرحلہ بھی خاصا طویل اور بڑی جد وجہد اور کاوشوں کا متقاضی ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس آزادی کو شہر سے لے کر گاؤں تک، اسٹاک اکسچینج سے لے کر گاؤں کے چھوٹے چھوٹے ہاٹ اور بازار تک، پارلیامنٹ سے لے کر چوک چوراہے تک (نہ کہ چوک چوراہے سے پارلیامنٹ مارچ، ماردھاڑ اور ہڑبونگ تک) اعلیٰ دانشگاہوں سے لے کر مکتب تک۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے لے کر گاؤں کے ادنیٰ ہرواہے اور چرواہے تک اور کریمی لیئر سے لے کر درج فہرست ذات وقبائل تک پہنچائیں اور اس کے لیے جد وجہد اور کاوشیں صرف کریں۔ نہ کہ مختلف حیلے بہانے تراش کر کے ایک دوسرے کو مزید مورد الزام ٹھہراتے رہیں۔

اگر یہ آزادی بلاتفریق وامتیاز سماج ومعاشرے کے ہر طبقہ اور ہر فرد تک پہنچ گئی ہے تو یقین جانئے کہ اس کی حفاظت وصیانت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ اس آزادی کی حفاظت کا راز اس کو عوام وخواص، شہر ودیہات ہر جگہ یکساں طور پر پہنچانے میں مضمر ہے۔ اگر خواص کے ساتھ ساتھ عوام بھی آزادی کی بہاریں لوٹنے لگیں گے اور صحیح معنوں میں آزادی کا فیض ان تک مساویانہ پہنچنے لگے گا تو آس پاس کی کسی حاسد وبدخواہ طاقت کو ہمیں نقصان پہنچانے اور آنکھ دکھانے کی کبھی ہمت وجرأت نہیں ہو سکے گی۔

اس لیے آج ضرورت ہے کہ اس آزادی کی نعمت کی قدردانی وشکرگزاری کے ساتھ ساتھ اسے سماج کے ہر طبقہ تک پہنچایا جائے۔ یہی مضبوط ومستحکم اور خوش حال وترقی یافتہ ملک وقوم کے مفاد میں ہے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو یقین جانئے کہ ہم آزادی کے حقیقی فائدے سے محظوظ ومستفید ہو سکیں گے۔ اور ہماری یہ گنگناہٹ اصلی مسکراہٹ ومسرت میں واقعتاً تبدیل ہو جائے گی اور بجا طور پر

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
کا نعرہ ونغمہ فصل گل ولالہ باغ وبہار کا سماں پیش کرے گا۔

☆☆☆

حافظ صلاح الدین یوسف

عیدالاضحیٰ - احکام ومسائل

عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یارسول الله ماهذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم (رواه احمدوابن ماجہ،مشکوۃ باب فی الاضحیۃ)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا: ''یہ قربانیاں کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔''

قربانی کی اهمیت: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من وجد سعة لان یضحی فلم یضح فلا یحضر مصلانا (الترغیب ج۲ص۱۵۵)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں حاضر نہ ہو''۔

حضور ﷺ کا معمول: عن ابن عمر قال اقام رسول الله ﷺ بالمدینة عشر سنین یضحی (رواه الترمذی، مشکوة باب فی الاضحیة)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کی''۔

(۲) عن ابن عمر رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی (رواہ البخاری، مشکوۃ، باب مذکور)

''رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں ہی اپنی قربانی ذبح ونحر فرمایا کرتے''۔

(۳) عن ابی سعید قال کان رسول الله ﷺ یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد (رواہ الترمذی وابوداؤدوالنسائی وابن ماجہ، مشکوۃ باب مذکور)

''رسول اللہ ﷺ ایسا مینڈھا ذبح کرتے جو موٹا تازہ، سینگوں والا ہوتا اور جس کی آنکھیں، منہ اور ٹانگیں سیاہ ہوتیں۔''

عیدالاضحی کا بهترین عمل: عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم (مشکوة)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی والے دن اللہ کو کوئی عمل اتنا زیادہ محبوب نہیں جتنا خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) کا عمل ہے۔''

شرف قبولیت: وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا (مشکوۃ) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قربانی کے اس عمل کو اللہ تعالیٰ زمین پر قطرہ خون کے گرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے پس تم خوشی خوشی اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کیا کرو۔

قربانی کا اجر وثواب: قالوا فما لنا فیها یا رسول الله قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول الله قال بکل شعرة من الصوف حسنة (مشکوة)

''صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لیے اس قربانی میں کتنا اجر وثواب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے'' صحابہ نے پھر سوال کیا کہ دنبہ، بھیڑ اور اونٹ وغیرہ کی اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ''اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی بارگاہ خداوندی سے ملے گی''۔

قربانی سنت مؤکدہ هے: قربانی واجب ہے یا سنت؟ محدثین اس کے سنت مؤکدہ ہونے کے قائل ہیں۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آکر سوال کیا: الاضحیة واجبة هی (کیا قربانی واجب ہے؟) اس کے جواب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون. (جامع ترمذی ج۱ص۱۸۲)

''آں حضرت ﷺ نے قربانی کی اور تمام مسلمان کرتے رہے''۔سائل نے اپنے خیال میں اس جواب کو ناکافی سمجھ کر پھر سوال کو دہرایا۔ آپ نے اس کے دوبارہ سوال کا پھر یہی جواب دیا۔ اس پر امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الاضحیة لیست بواجبة ولکنها سنة من سنن النبی ﷺ (حوالہ مذکور) یعنی ''اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ قربانی ضروری نہیں بلکہ آں حضرت ﷺ کی سنت ہے'' تاہم اس سنت کا مؤکدہ ہونا اس سے واضح ہے کہ نبی ﷺ دس سال مدینہ میں رہے۔ اور آپ ﷺ برابر قربانی کرتے رہے۔ اقام رسول الله ﷺ بالمدینة عشر سنین یضحی (رواہ الترمذی)

عیب دار جانور، جن کی قربانی جائز نهیں: عن علی قال امره رسول الله ﷺ ان نستشرف العین والأذن وان لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء. (مشکوة)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جانور قربانی میں ذبح نہ کیے جائیں۔"

مقابلہ: جس کے کان اوپر کی جانب سے کٹے ہوئے ہوں۔

مدابرۃ: جس کے کان نیچے کی طرف سے کٹے ہوئے ہوں۔

شرقاء: جس کے کان چرے ہوئے ہوں لمبائی میں

خرقاء: جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

نھی رسول اللہ ﷺ ان نضحی باعنب القرن والاذن (مشکوۃ)

جس جانور کا نصف یا زیادہ سینگ اندرونی حصہ سے چلا گیا ہو۔

جس جانور کا کان کٹا ہوا ہو۔

ان رسول اللہ ﷺ سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعا العرجاء البین ظلعها والعوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی (مشکوۃ)

لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن بالکل ظاہر ہو۔

کانا (بھینگا) جانور جس کا کانا پن واضح ہو۔

بیمار جانور، جس کی بیماری بالکل نمایاں ہو۔

کمزور اور لاغر جانور، جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو۔

لا یجوز من البدن العوراء ولا العجفاء (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ج:۴ ص:۱۹) وہ جانور جس کو خارش (کھجلی) ہو۔ وہ جانور جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔

نھی رسول اللہ ﷺ عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشیعة والکسراء (مرعاۃ ج۲ ص:۳۶۱)

مصفرة: جس کا کان اکھاڑ دیا گیا ہو اور اس کا سوراخ باقی ہو۔

مستاصلة: جس کا سینگ جڑ سے نکال دیا گیا ہو۔

بخقاء: جس کی آنکھوں کی بصارت زائل ہوگئی ہو۔

مشیعة: اتنا کمزور جو ریوڑ کے ساتھ چلنے پر بھی قادر نہ ہو۔

کسراء: جو بوجہ کمزوری کے کھڑا نہ ہو سکے یا پاؤں ٹوٹ جانے کی وجہ سے چل نہ سکے۔

قربانی کا جانور مسنہ ھو: آں حضرت ﷺ نے فرمایا: لاتذبحوا الا مسنة الحدیث۔ رواہ مسلم۔ (مشکوۃ ص:۱۲۷) یعنی "صرف دودانتا جانور کی قربانی کرو"

اس حکم نبوی ﷺ کے مطابق بکرا بکری، اونٹ، گائے دودانتے ہونے ضروری ہیں۔ ہاں بھیڑ کا جذعہ دودانتا نہ ہو تو قربانی میں ذبح کیا جا سکتا ہے لیکن یہ جذعہ ایک سال سے کم نہ ہو۔

ایک ضروری وضاحت: خیال رہے کہ مسنہ کا مطلب بڑی عمر کا نہیں بلکہ اس سے مراد وہ جانور (بکرا، گائے اور اونٹ) جو دو دانت نکال لیں۔ اور مختلف ملکوں کے اعتبار سے جانوروں کے دودانتا ہونے میں سالوں کا فرق واقع ہوا ہے۔ مثلا کسی ملک میں گائے بکری دو سال کے بعد تیسرے سال میں دو دانت نکالتی ہے جبکہ ہمارے ملک میں بالعموم دوسرے سال میں دودانتا ہو جاتی ہے۔ اونٹ پانچ سال کے بعد چھٹے سال میں دودانتا ہو جاتا ہے اس لیے قربانی کے ان جانوروں میں سالوں اور عمروں کا اعتبار نہیں۔ بلکہ مسنہ (دودانتا) ہونا ضروری ہے وہ جب بھی ہو۔

حاملہ جانور کی قربانی بھی جائز ھے: حاملہ (گابھن) جانور کی قربانی بھی جائز اور صحیح ہے۔ کیونکہ اس کی ممانعت کی کوئی صراحت نہیں ہے اس لیے بمصداق حدیث نبوی ﷺ ما سکت عنہ فھو عفو، ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔

(۲) حاملہ جانور خریدنے کے بعد قربانی سے پہلے ہی اگر وہ بچہ دے دے تو قربانی والے روز ماں اور بچہ دونوں کو ذبح کر دیا جائے۔ تاہم یہ ایک ہی قربانی شمار ہوگی دو نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک اثر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص الحبیر ج:۴ ص:۱۴۶ طبع جدید میں بحوالہ سنن بیہقی نقل کیا ہے۔

(۳) گابھن (حاملہ) جانور کی قربانی کے بعد اس کے جنین (پیٹ سے نکلنے والے بچے) کی بھی ساتھ ہی قربانی کر دے۔ زندہ نکلے تب بھی اور مردہ نکلے تب بھی، دونوں صورتوں میں حیوان مذبوح کے پیٹ سے نکلنے والا بچہ حلال ہے۔ فھو حلال باجماع الصحابة کما نقله الماوردی (حیوۃ الحیوان ج:۱ ص:۱۶ نیز دیکھئے اعلام الموقعین ج:۲ ص:۳۷۱ طبع جدید) احناف کے نزدیک بھی گابھن جانور کی قربانی جائز ہے۔ تاہم مکروہ ہے۔ اسی طرح بچہ زندہ نکلے تو وہ حلال ہے۔ لیکن مردہ بچہ حلال نہیں ہے۔ (عزیز الفتاوی دار العلوم دیوبند ج:۱ ص:۱۹۷)

خصی ھونا عیب نھیں ھے: خصی جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے۔ خود آں حضرت ﷺ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی تھی۔ ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین املحین موجوئین (الحدیث سنن ابی داود ج:۲ ص:۳۰)

اگر تعیین کے بعد عیب دار ھو جائے؟ اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی نمایاں اور واضح عیب پیدا ہو جائے مثلا نصف سے زیادہ کان کٹ گئے۔ کانا ہو گیا یا ظاہراً لنگڑا ہو گیا یا سینگ ٹوٹ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس سلسلے میں بعض علماء مسند احمد کی ایک حدیث کے مطابق ایسے جانور کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے قربانی کے لیے ایک دنبہ خریدا، ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کرکے اس کی چکی کاٹ لی۔ صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی جانور کی قربانی کر ڈالو (ضح بہ) لیکن دیگر بعض علمائے محققین اس حدیث سے استدلال درست نہیں سمجھتے کیوں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ ان میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، امام شوکانی رحمہ اللہ اور صنعانی صاحب سبل السلام جیسے اساطین علم وفن شامل ہیں۔

بنا بریں جو شخص صاحب حیثیت ہو، اس کے لیے زیادہ صحیح اور احوط یہی ہے کہ وہ مزید کچھ رقم خرچ کرکے بے عیب جانور لے کر قربانی کرے۔ البتہ نادار آدمی جو

جانور بدلنے کی صورت میں نقصان برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے۔

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کا حکم: فوت شدہ لوگوں کی طرف سے قربانی کے ثبوت میں بعض حدیثیں آتی ہیں جن سے کئی علماء میت کی طرف سے قربانی کے جواز پر استدلال کرتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آیا ہے کہ وہ امت کی طرف سے بھی ایک قربانی دیا کرتے تھے (مجمع الزوائد ج:۴ ص:۲۲) یا جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ دو جانوروں کی قربانی دیا کرتے تھے۔ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی ص:۱۸۰) لیکن دوسرے بعض علماء کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے قربانی دینے کے جواز پر دلالت کرنے والی حدیثیں ضعیف ہیں اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اگر میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو اس کا سارا گوشت فقراء میں تقسیم کر دیا جائے خود نہ کھائے (ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی ج:۲ ص:۳۵۴)

قربانی کا جانور خود ذبح کرے: قربانی کا جانور خود ذبح کرنا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔اگر کسی وجہ سے کوئی خود قربانی ذبح نہ کرے تو ذبح کے وقت اس کے پاس موجود ضرور رہے۔

بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے خود ذبح کریں۔اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت بھی اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے۔

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے دوسروں کو بھی کھلائے: قربانی کا گوشت خود کتنا کھائے اور کتنا تقسیم کرے، اس کی کوئی حد کسی نص صریح سے ثابت نہیں۔البتہ بعض علماء نے قرآن کی اس آیت فَكُلُوا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (سورہ الحج) قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ، خود دار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ کے تحت لکھا ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں۔ایک اپنے لئے، دوسرا احباب و متعلقین کے لئے اور تیسرا فقراء و مساکین کے لیے وقد احتج بهذه الآية الكريمة من ذهب من العلماء الى ان اضحية تجزأ ثلاثة فثلث لصاحبها ياكله وثلث يهديه لا صحابه وثلث يتصدق به على الفقراء (تفسیر ابن کثیر ج:۳ ص:۲۲۳)

غیر مسلم کو بھی قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے: قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دیا جاسکتا ہے۔کیونکہ قرآن مجید کا یہ حکم وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (سوالی اور غیر سوالی دونوں کو قربانی کے گوشت سے کھلاؤ) عام ہے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

پورے گھر کے لیے ایک جانور کافی ہے: عن عطاء بن يسار سألت ابا ايوب الانصارى كيف كانت الضحايا فيكم على عهد رسول الله ﷺ يضحى بالشاة عنه وعن اهل بيته ...رواه ابن ماجه والترمذى وصححه (نيل الاوطار ج:٥ ص:١٣٦)

''عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آپ کی قربانیاں کیسی ہوتی تھیں؟ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آدمی اپنی طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی کیا کرتا تھا۔

ذبح کرنے کا وقت: عن انس قال قال النبى ﷺ يوم النحر من كان ذبح قبل الصلوة فليعد متفق عليه وللبخارى من ذبح قبل الصلوة فانما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمين (نيل الاوطار ج:٥ ص١٤٠) ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر دی ہو اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہیے۔اور صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں۔ ''جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی ذبح کر دی وہ اس کے اپنے ہی نفس کے لیے ہے (یعنی قربانی کے اجر و ثواب سے وہ محروم ہے) اور جس نے نماز کے بعد قربانی ذبح کی۔اس نے اپنی قربانی پوری کر لی اور مسلمانوں کے طریقے کو اس نے پالیا۔''

اس سے فقہ حنفی کے اس مسئلے کی تردید ہو جاتی ہے کہ اہل دیہات نماز فجر کے بعد اپنی قربانیاں ذبح کر سکتے ہیں۔ان کے لیے نماز عید کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ ان پر عید کی نماز فرض ہی نہیں۔لیکن یہ بات صحیح نہیں۔عید کی نماز اہل دیہات اور اہل شہر دونوں پر فرض ہے۔اس لیے نماز عید سے پہلے اور نماز فجر کے بعد کسی کے لیے بھی (دیہاتی ہو یا شہری) قربانی کر ڈالنا صحیح نہیں۔یہ گویا قربانیوں کو ضائع کرنا ہے۔

قربانی کتنے دن تک جائز ہے: قربانی کرنی اگرچہ یوم النحر یعنی بقرعید والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی کرنی جائز ہے۔گو اس میں اختلاف ہے کہ قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟ حدیث شریف کی رو سے (بقرعید یعنی ۱۰ ذوالحجہ) کے بعد تین دن (۱۱۔۱۲اور ۱۳ ذوالحجہ) تک ہو سکتی ہے کیونکہ عید کے دن کو اصطلاح شرعی میں یوم النحر اور اس کے تین دنوں ۱۱۔۱۲اور ۱۳ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔اور ان چاروں دنوں کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (سورہ البقرہ) تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: الايام المعدودات، ايام التشريق اربعة ايام، يوم النحر وثلاثة بعده يعنى الايام المعدودات (گنتی کے چند دن) سے مراد ایام تشریق یعنی یوم النحر (بقرعید کا دن اور دسویں تاریخ) پھر تین دن اس کے بعد ہیں۔یعنی ۱۱۔۱۲اور ۱۳ فقہ حنفیہ کی مشہور اور متداول کتاب ہدایہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ایام تشریق تین دن ہیں۔۱۱۔۱۲اور ۱۳ (ملاحظہ ہو کتاب الاضحیہ ص۴۳۰ آخرین طبع لکھنؤ) جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے بھی غنیۃ الطالبین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایام معدودات کی یہی تفسیر نقل فرمائی ہے (ص۵۰ مطبوعہ، لاہور ۱۳۰۹ھ) پس جب یہ ثابت ہو چکا کہ یوم النحر (قربانی

کے دن ۱۰ ذوالحجہ) کے علاوہ ایام تشریق تین دن ہیں یعنی ۱۱-۱۲ اور ۱۳ جن میں ذکر الٰہی یعنی فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایام تشریق قربانی کے دن بھی ہیں جن میں قربانی ذبح کی جاسکتی ہے چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل ایام التشریق ذبح رواه احمد وابن حبان فی صحیحه (تفسیر ابن کثیر سورة الحج ونصب الرایه ص:۲۱۲ ج:٤) ورواه ایضا الدارقطنی فی سننه (ص:٥٤٤ طبع دهلی) والامام البیهقی فی سننه الکبری (ص:۲۹٥-۲۹٦) مع ذکر روایات اخری یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سارے ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے وبه قال الشافعی رحمه الله (تفسیر آیة مذکوره) تفسیر سورة البقرة میں لکھا ہے۔ان الراجح فی ذلک مذهب الشافعی کہ اس مسئلہ میں راجح امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔وهو ان وقت الاضحیة من یوم النحر الی اخر ایام التشریق اور وہ یہ ہے کہ ایام تشریق کے آخری دن (۱۳ ذوالحجہ) تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

(مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔کتاب الام للامام الشافعی رحمه الله ج:۲ ص:۱۹۱ طبع مصر، المغنی لابن قدامة رحمه الله ج:۱۱ ص:۱۱٤ نیل الاوطار للامام الشوکانی رحمه الله ج:٥ ص:۲٤٦، منتقی الاخبار لمجد الدین ابن تیمیة ج:۲ ص:۳۰۸)

کھالوں کا مصرف: عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال امرنی رسول الله ﷺ ان اقوم علی بدنه وان اتصدق بلحومها وجلودها واجلتها وان لا اعطی الجزار منها شیئا وقال نحن نعطیه من عندنا (متفق علیه، نیل الاوطار ج٦ ص١٤٦)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کی قربانیوں کی نگرانی کروں اور ان کے گوشت، کھالیں اور جلیں صدقہ کردوں، اور قصاب کو بطور اجرت ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ قصاب کو اجرت ہم الگ اپنی گرہ سے ادا کیا کرتے تھے‘‘۔

کھالیں اپنے مصرف میں بھی لائی جاسکتی ہیں:

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن قتادة بن النعمان اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم قام فقال ولا تبیعوا لحوم الهدی والاضاحی وکلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودها ولا تبیعوها (رواه احمد، نیل الاوطار ج٥ ص:۱۲٦)

’’قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانیوں کا گوشت نہ بیچو۔اسے خود کھاؤ اور غریبوں کو کھلاؤ اور کھالوں کو بھی نہ بیچو۔البتہ تم خود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔(یعنی اپنے استعمال میں لاسکتے ہو)۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے؟ عن بریدة قال قال رسول الله ﷺ کنت نهیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاثة لیتسع ذوالطول علی من لا طول له فکلوا ما بدالکم واطعموا وادخروا (رواه مسلم والترمذی وصححه (نیل الاوطار ج:٥ ص:۱٤٤)

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا تاکہ صاحب حیثیت لوگ ان لوگوں تک اسے پہنچائیں جو بے حیثیت ہیں۔لیکن اب تمہیں اجازت ہے کہ جتنا خود کھا سکو، کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو‘‘

یعنی ابتداء حضور اکرم ﷺ نے بوجہ کثرت غرباء ومساکین قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمادیا تھا تاکہ وہ غرباء تک زیادہ پہنچ سکے لیکن بعد میں جب مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے فراخی کردی تو آپ ﷺ نے انہیں اس کا ذخیرہ کرنے کی اجازت دے دی۔اب جن علاقوں میں باحیثیت افراد کی کثرت ہو، وہاں اس ادخار کے حکم پر عمل کیا جاسکتا ہے لیکن جہاں ایسے غرباء ومساکین کی کثرت ہو جو قربانی نہ کرسکتے ہوں تو وہاں ادخار کے بجائے یہ کوشش کرنا چاہیے کہ قربانی کا گوشت غرباء ومساکین کو زیادہ سے زیادہ پہنچے۔

عید کی رات کی فضیلت: احادیث میں نبی ﷺ نے عیدین کی رات کی عبادت کی بھی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔اور بعض روایتوں میں پانچ فضیلت والی راتیں بیان فرمائیں۔ایک لیلۃ الترویۃ یعنی آٹھ ذوالحجہ کی رات، دوسری عرفہ کی رات یعنی ۹/ذوالحجہ کی رات۔تیسری لیلۃ النحر یعنی ۱۰/ذوالحجہ (عیدالاضحیٰ) کی رات۔چوتھی عیدالفطر کی رات، پانچویں ۱۵/شعبان کی رات (الترغیب والترہیب ج:۲ ص:۱۵۲)

تکبیرات عید: عیدین کے موقع پر زیادہ سے زیادہ اللہ کی تکبیر وتہلیل اور تسبیح وتحمید مشروع ہے۔ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: زینوا اعیادکم بالتکبیر (الترغیب ج۲:ص:۱۵۳)

اپنی عیدوں کو تکبیروں کے ساتھ مزین کرو‘ اسی لیے نماز عید کے لیے آتے جاتے راستوں میں تکبیرات پڑھنے کا حکم ہے۔عشرہ ذوالحجہ کے بارے میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل ملتا ہے کہ وہ ان دنوں کوچہ وبازار میں باآواز بلند تکبیرات پڑھتے جنہیں دیکھ کر دوسرے لوگ بھی تکبیرات پڑھنی شروع کردیتے (صحیح بخاری باب فضل العمل فی ایام التشریق) اور بقرعید کے سلسلے میں خاص طور پر ایک روایت کی بنیاد پر کئی علماء نے لکھا ہے کہ ۹/ذوالحجہ کی صبح کی نماز سے آخر ایام تشریق (یعنی ۱۳/ذوالحجہ کی عصر کی نماز) تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھنی چاہئیں۔(سنن دارقطنی، ج:۲:۴۹ طبع جدید) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے بلکہ حافظ ابن کثیر نے غیر مرفوع بھی کہا ہے (لایصح مرفوعا۔تفسیر ابن کثیر ج:۱ص:۱۴۵) تاہم دوسری روایات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل

کیا جاسکتا ہے۔ نیز امام شوکانی رحمہ اللہ نے غالباً روایت کے ضعف کے پیش نظر کہا ہے کہ یہ تکبیرات فرض نمازوں کے بعد ہی نہیں بلکہ ان ایام میں ہر وقت پڑھنی مستحب ہیں۔(نیل الاوطار ج:۳ص:۳۸۹)

تیز دھار چھری سے ذبح کیاجائے: جانور ذبح کرتے وقت اس امر کا بھی خیال رکھا جائے کہ چھری کند نہ ہو، چھری کی دھار اچھی طرح تیز کر لی جائے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔اس بارے میں بھی حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خاص ہدایت دی ہے۔(الترغیب ج:۲ص:۱۵۶)

بھینس کی قربانی: عرب بالخصوص حجاز (مکہ ومدینہ) میں بھینس نہ پائی جانے کی وجہ سے بھینس کے بارے میں بالخصوص قرآن وحدیث میں کوئی صراحت نہیں ہے، غیر عرب علاقوں میں بھینس پائی جاتی ہے تاہم بعض علمائے لغت نے اسے گائے ہی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ جیسے علامہ دمیری رحمہ اللہ حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں۔الجاموس واحد الجوامیس فارسی معرب حکمه وخواصه کالبقر (ج:۱ص:۱۸۳)

جاموس واحد ہے جس کی جمع جوامیس ہے، یہ لفظ فارسی معرب ہے...اس کا حکم اور خواص گائے کی مانند ہی ہے''لسان العرب میں ہے۔والجاموس نوع من البقردخیل وجمعه جوامیس فارسی معرب(ج:۶ص:۴۳)المغرب فی ترتیب المعرب (لابی الفتح ناصرالخوارزمی متوفی ۶۱۶ھ) میں ہے والجاموس نوع من البقر (ص:۸۹،طبع بیروت) مصباح المنیر میں ہے والجاموس نوع من البقرکانه مشتق من ذلک(ج:۱ص:۱۳۴،طبع مصر)

اسی طرح بعض محدثین نے بھینس کو حکم زکوۃ میں گائے کے حکم میں رکھا ہے یعنی گائے میں زکوۃ کا جو حساب ہوگا اسی حساب سے بھینسوں میں سے زکوۃ ادا کی جائے گی۔ جیسے امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے قال مالك فی العراب والبخت والبقر والجوامیس نحو ذلك (مؤطاامام مالک مع شرح مسوی ومصفی ج:۱ص:۲۱۳) یعنی جس طرح بکری سے زکوۃ لینے کی تفصیل بیان کی گئی ہے ایسے ہی عربی اونٹوں بختی اونٹوں اور گایوں اور بھینسوں سے زکوۃ وصول کی جائے گی، بعض اورتابعین سے بھی اسی امر کی صراحت ملتی ہے کہ بھینس حکم زکوۃ میں گائے پر محمول ہوگی (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الزکاۃ ج:۳ص:۲۲۱)

احناف نے (غالباً) اسی مشابہت حکم زکوۃ کی بنا پر اسے حکم قربانی میں بھی گائے کے حکم پر محمول کرلیا ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور اور معتبر کتاب ہدایہ میں ہے۔ ویدخل فی البقر الجاموس لانه من جنسه (ج:۲ص:۴۳۳کتاب الاضحیہ) یعنی قربانی میں بھینس گائے کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہے۔''

تاہم یہ استدلال زیادہ مضبوط نہیں۔ بھینس کے حکم زکوۃ میں گائے کے مثل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ گائے کی قربانی میں بھی ضرور اس کے مثل ہو۔ اسی طرح ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے۔الجاموس فی الاضحیة عن سبعة یعنی بھینس کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے۔'' یہ روایت کنوز الحقائق میں مسند فردوس دیلمی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور فردوس دیلمی کی اکثر روایات اہل علم وتحقیق کے نزدیک ضعیف اور غیر معتبر ہیں۔ کنزل العمال کے مقدمہ میں جن چار کتابوں کی روایتوں کو بحوالہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ علی العموم کمزور کہا گیا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے (ج:۱ص:۳) اس لیے مذکورہ روایت کی سند کی جب تک تحقیق نہ ہو۔ اس سے استدلال صحیح نہیں۔

بہرحال احناف بھینس اور بھینسے (کٹے) کی قربانی کے جواز کے اسی لیے قائل ہیں کہ انہوں نے اسے گائے کی جنس سے شمار کیا ہے اور شاید اسی وجہ سے فتاوی ثنائیہ میں ایک سوال کے جواب میں جواز کا فتوی دیا گیا ہے۔ عبارت ہے۔

سوال: بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث سے کیا دلیل ہے اور اس کی قربانی بھی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ قربانی جائز ہو تو استدلال کیا ہے۔حضور سرور کائنات ﷺ نے خود اجازت فرمائی ہے یا عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی گئی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں۔ لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیة ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو، وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں نہیں (وہ حلال ہے) اس کے علاوہ عرب کے لوگ بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں۔(تشریح) حجاز میں بھینس کا وجود ہی نہ تھا پس اس کی قربانی سنت رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہوتی ہے نہ تعامل صحابہ سے ہاں اگر اس کو جنس بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے (کمافی الھدایہ) یا عموم بھیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز قربانی کے لیے یہ علت کافی ہے۔(ج:۱ص:۵۲۰)

مولانا عبدالقادر عارف حصاری رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے ایک محقق عالم تھے۔ان کا بھی ایک فتوی کئی سال قبل ''الاعتصام'' (۸/نومبر۱۹۷۴ء) میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے بھینس کی قربانی کے جواز میں دلائل مہیا فرمائے تھے۔

لیکن دوسری طرف بعض اہل سنت بر بنائے احتیاط بھینس کی قربانی کے جواز کے قائل نہیں جیسا کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ نے لکھا ہے چنانچہ وہ اس سوال کے جواب میں کہ کیا بھینسے (کٹے) کی قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ لکھتے ہیں۔

قرآن مجید پارہ ۸ رکوع ۴ میں بھیمۃ الانعام کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ دنبہ، بکری، اونٹ، گائے، بھینس ان چار میں نہیں اور قربانی جائز نہیں۔ ہاں زکوۃ کے مسئلے میں بھینس کا حکم گائے والا ہے۔ یادرہے کہ بعض مسائل احتیاط کے لحاظ سے دو جہتوں والے ہوتے ہیں۔ اور عمل احتیاط پر کرنا پڑتا ہے...ایسا ہی بھینس کا معاملہ ہے۔ اس میں بھی دونوں جہتوں میں احتیاط پر عمل ہوگا۔ زکوۃ ادا کرنے میں احتیاط ہے اور قربانی نہ کرنے میں احتیاط ہے اس بناء پر بھینس کی قربانی جائز نہیں۔ اور بعض نے خود یہ لکھا ہے کہ الجاموس نوع من البقر یعنی بھینس گائے کی قسم ہے۔ یہ بھی اسی زکوۃ کے لحاظ سے صحیح ہوسکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ بھینس دوسری جنس سے ہے'' (فتاوی اہل حدیث ج:۲ص:۴۲۶-۴۲۷)

اس تفصیل سے واضح ہے کہ علمائے اہل حدیث کے یہاں دونوں باتیں ہیں اس لیے اس مسئلے میں تشدد اختیار کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بربنائے احتیاط بھینس کی قربانی کے جواز کا قائل نہ ہوتو اسے یہ رائے رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اگر کوئی شخص دیگر علماء کے مطابق بھینس کی قربانی کرتا ہے تو قابل مذمت وہ بھی نہیں۔ جواز کی گنجائش بہرحال موجود ہے۔ کیونکہ بہت سے علمائے لغت نے اسے گائے کی جنس سے ہی قرار دیا ہے۔ جماعت کے ایک اور محقق عالم، نامور محدث اور فاضل شہیر مولانا عبیداللہ رحمانی رحمہ اللہ اپنی بے نظیر تالیف مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

والاحوط عندی ان یقتصر الرجل فی الاضحیة علی ماثبت بالسنة الصحیحة عملا وقولا وتقریرا ولا یلتفت الی مالم ینقل عن النبی ﷺ ولا الصحابة ولا التابعین رضی الله عنهم ومن اطمئن قلبه بما ذکره القائلون باستنان التضحیة بالجاموس ذهب مذهبهم ولا لوم علیه فی ذلک هذا ما عندی والله اعلم

دیگر ضروری باتیں: عیدالاضحیٰ کی نماز بہ نسبت عیدالفطر کی نماز کے جلد پڑھ لینی چاہیے۔ عیدالاضحیٰ میں بہتر ہے کہ آدمی بغیر کچھ کھائے پیے نماز کے لیے جائے اور آکر کھائے۔ لباس اپنی حیثیت واستطاعت کے مطابق عمدہ پہنے۔ خوشبو وغیرہ بھی استعمال کرلی جائے۔

نماز عید کے بعد معانقہ کی جو رسم ہے یہ ایک عام رواج ہے۔ مسنون طریقہ نہیں ہے۔ مسنون طریقہ صرف سلام ومصافحہ ہے۔

قربانی رات کو بھی کی جاسکتی ہے اس سلسلے میں ایک حدیث جو نہی کی بابت آئی ہے وہ سخت ضعیف ہے۔ اس لیے قابل استدلال نہیں (نیل الاوطار ج:۵ ص:۱۴۳)

عورتیں نماز عید میں بھی حاضر ہوں اور تکبیریں بھی پڑھیں۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، یوم النحر کو تکبیریں پڑھتی اور دیگر عورتیں بھی (صحیح بخاری۔ کتاب العیدین ص:۱۳۲)

نماز عید کے لیے آتے جاتے راستہ تبدیل کرلیا جائے۔ نماز کھلے میدان میں مسنون ہے اس کے لیے اذان کی ضرورت ہے نہ اقامت کی۔ اس میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں ہیں (پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ)

عید کا خطبہ بھی ضرور سننا چاہیے جو لوگ صرف نماز پڑھ کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں وہ مسلمانوں کی اس اجتماعی دعا کے شرف سے محروم رہتے ہیں جس میں شمولیت کی حضور ﷺ نے بڑی تاکید کی ہے یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی اسی نقطہ نظر سے عیدگاہ میں جانے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ تاہم خطیب کو بھی چاہیے کہ خطبہ مختصر دے۔

☆☆☆

قربانی کے مبارک موقع پر

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اپنا تعاون دینا نہ بھولیں

مرکزی جمعیت کے جملہ شعبہ جات اپنی اپنی جگہ فعالیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ المعہد العالی میں بھی بچوں کی تعلیم وتربیت اور تخصص کا بہترین انتظام ہے وہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں رواں دواں ہے۔ تعمیراتی عزائم کی تکمیل بھی شدہ شدہ ہورہی ہے۔ تصنیف وتالیف کے میدان میں زبردست پیش رفت ہوئی ہے۔ غرضیکہ تمام شعبے بحسن وخوبی اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں لیکن ان تمام کی فعالیت وسرگرمی تیز کرنے میں آپ حضرات کا مالی تعاون کا کردار بھی کم اہم نہیں رہا ہے۔

تمام محسنین واہل خیر اور جماعتی ہمدردی رکھنے والے حضرات سے پرخلوص گزارش ہے کہ قربانی کے مبارک موقع پر اپنا ایثار وجذبہ اور جمعیت کو چرم قربانی دینا ہرگز نہ بھولیں۔ جہاں کہیں بھی قربانی کریں جمعیت کو یاد رکھیں۔ مرکزی جمعیت کے استحکام کے لیے اپنا تعاون چیک یا ڈرافٹ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نام سے بنوائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c 629201058685, ICICI Bank (Chandni Chowk Branch) RTGS/NEFT IFSC Code-ICICI0006292

آپ کے بھرپور مالی تعاون کا منتظر

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶ **Ph. 23273407, Fax No. 23246613**

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

مدینہ منورہ کی زیارت کے آداب واحکام

ڈاکٹر امان اللہ محمد اسماعیل مدنی

شریعتِ اسلامیہ میں صرف تین مقدس سرزمیں ہیں، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس، نیز ان تینوں مقدس سرزمین میں ایک ایک مسجد واقع ہے جن کی طرف رخت سفر باندھنا جائز ودرست ہے، اوران تینوں مسجدوں میں نماز ادا کرنے کا ثواب باقی مسجدوں سے زیادہ ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارت کے آداب واحکام ذکرکرنے سے پہلے مدینہ منورہ کی کچھ ثابت شدہ فضیلت وعظمت ذکرکرنا مناسب سمجھتا ہوں، تاکہ مدینہ منورہ کی محبت وعظمت ہمارے دلوں میں مزید بیٹھ جائے اوراس محبوب شہر رسول سے ہم مزید محبت کرنے لگیں۔

مدینہ منورہ کی ثابت شدہ فضیلت:

مدینہ منورہ کی فضیلت وعظمت بے شمار ہیں، اس سلسلے میں کثرت کے ساتھ صحیح دلیلیں وارد ہیں، بالاختصار کچھ اہم دلائل پیش خدمت ہیں:

۱- یہ وہ شہر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوراہل ایمان کے نزدیک بہت ہی محبوب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ شہر کے بارے میں یہ دعامشہور ہے :
»اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ.« [صحیح بخاری حدیث :۱۸۸۹]۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں شہرِ مدینہ کی محبت شہر مکہ کی محبت کی طرح یااس سے بھی زیادہ ڈال دے۔

۲- یہ ایمان والاشہر ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: إنَّ الإيمَانَ لَيَأْرِزُ إلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إلَى جُحْرِهَا: [صحیح بخاری حدیث:۱۸۷۶]۔

ترجمہ: ایمان مدینہ کی طرف اُسی طرح سمٹ کر آجائیگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۳- یہ امن وشانتی والاشہر ہے، رسول اللہ ﷺ کا مدینہ منورہ کے بارے میں فرمان ہے: إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ [صحیح مسلم حدیث:۱۳۷۵]۔

ترجمہ: مدینہ منورہ قابل حرمت اورامن وامان والاشہر ہے۔

۴- یہ حرمت والاشہر ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے حرمت والاقرار دیا ہے،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ « [صحیح بخاری حدیث:۲۱۲۹]۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کوحرام قرار دیا تھااوراس کے لئے دعا کی تھی، اور میں مدینہ کوحرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کوحرام قرار دیا ہے۔

۵- یہ برکت والاشہر ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے میوے جات، اس کے صاع ومد میں برکت کی دعا فرمائی ہے، اوراللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول بھی فرمائی »اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ« [صحیح مسلم حدیث: ۱۳۷۳]۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت نازل فرما، ہمارے شہر میں برکت نازل فرما، ہمارے صاع میں برکت نازل فرما، ہمارے مُد میں برکت نازل فرما، اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، دوست اورنبی ہیں، اور میں بھی تیرا بندہ اورنبی ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کیلئے دعا کی تھی، میں مکہ کی طرح مدینہ کیلئے دعا کرر ہاہوں۔

رسول اللہ ﷺ مزید دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: »اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ« [صحیح بخاری حدیث:۱۸۸۵]۔

ترجمہ: اے اللہ! مدینہ میں مکہ کے بالمقابل دوگنا برکت نازل فرما۔

۶- یہ خیروبھلائی والاشہر ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: »الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ« [صحیح مسلم حدیث:۱۳۶۳]۔

ترجمہ: مدینہ لوگوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ جان لیتے۔

۷- یہ صحت وعافیت والاشہر ہے، طاعون کی بیماری اس میں داخل نہیں ہوسکتی، رسول اللہ ﷺ نے اس شہر میں رہنے والوں کی صحت کے لئے دعا فرمائی: اللهم... وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ« [صحیح بخاری حدیث:۱۸۸۹]۔

ترجمہ: اے اللہ!... مدینہ کو ہمارے لئے صحت وعافیت والاشہر بنادے، اوراس کے بخار کو جحفہ کی جانب منتقل کردے۔

آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں: »لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ، وَلَا الطَّاعُونُ« [صحیح بخاری حدیث:۵۳۳۱]۔

ترجمہ: مدینہ میں مسیح دجال اور طاعون داخل نہیں ہوسکتے۔

۸- اسی مدینہ میں جنت کی کیاری ہے، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ«[صحیح بخاری حدیث: ۱۱۹۵]۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۹- یہاں ایک مسجد ہے جس میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نماز سے بہتر ہے، جسے ہم مسجد نبوی کے نام سے جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: »صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا المَسْجِدَ الحَرَامَ«[صحیح بخاری حدیث: ۱۱۹۰]۔

ترجمہ: میری اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب باقی مسجدوں سے ہزار گنا بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے۔

۱۰- یہاں ایک اور مسجد ہے جس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: »صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ «[سنن ابن ماجہ حدیث: ۱۴۱۱، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

ترجمہ: مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ آپ مسجد قباء ہر سنیچر کو کبھی پیدل اور کبھی سواری سے جاتے كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا « وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا يَفْعَلُهُ « [صحیح بخاری حدیث: ۱۱۹۳]۔

ترجمہ: نبی ﷺ ہر ہفتہ مسجد قباء کبھی پیدل اور کبھی سواری سے جاتے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہ عمل کرتے تھے۔

۱۱- یہاں ایک پہاڑ ہے جس سے آپ ﷺ بہت محبت کرتے تھے، آپ ﷺ نے احد پہاڑ کے بارے میں فرمایا: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ «[صحیح بخاری حدیث: ۳۳۶۷]۔

ترجمہ: یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔

۱۲- مدینہ منورہ میں ایک وادی ہے جو مبارک ہے، جسے وادی عقیق کہا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي العَقِيقِ يَقُولُ: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الوَادِي المُبَارَكِ.[صحیح بخاری حدیث: ۱۵۳۴]۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: رات میں اللہ کی جانب سے میرے پاس کوئی آیا اور کہا: اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں۔

۱۳- مدینہ منورہ کی فضیلت یہ بھی ہیکہ مدینہ شہر میں دجال داخل نہیں ہوسکتا، فعن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ، وَلاَ الطَّاعُونُ« [صحیح بخاری حدیث: ۵۳۳۱]۔

ترجمہ: مدینہ میں مسیح دجال اور طاعون داخل نہیں ہوسکتے۔

۱۴- مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت وارد ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: »من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها، فإني أشفع لمن يموت بها«[سنن الترمذی حدیث: ۳۹۱۷]۔

ترجمہ: جو مدینہ میں مرسکتا ہو وہ مرے، جس کا مدینہ میں انتقال ہوگا میں اس کے لئے شفاعت کرونگا۔

مدینہ منورہ کی زیارت کے آداب: مدینہ منورہ کی زیارت مشروع و مستحب عمل ہے، البتہ اس کی زیارت کے کچھ آداب ہیں، ایک صحیح مسلمان کو چاہئے کہ مدینہ منورہ کی زیارت کے وقت ان آداب کا خاص لحاظ رکھے، مدینہ منورہ کی زیارت کے اہم آداب یہ ہیں:

۱- مدینہ منورہ کی زیارت کا اصل مقصد حصولِ رضائے الٰہی ہو، لہذا ثواب کی امید اور احتساب کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کریں۔

۲- مدینہ منورہ کی زیارت کے وقت مسجد نبوی کی نیت سے مدینہ منورہ پہنچیں، یہ جان لیں کہ قبر رسول صلی اللہ عیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ پہنچنا غیر شرعی عمل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: " لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: المَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى "[صحیح بخاری حدیث: ۱۱۸۸]۔

ترجمہ: صرف تین ہی مسجدوں کی طرف رختِ سفر باندھنا جائز ہے، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

۳- مدینہ منورہ کی زیارت کا حج یا عمرہ سے ذرہ برابر کوئی تعلق نہیں ہے، لہذا اگر کوئی حج یا عمرہ سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت نہ کرے بلکہ مکہ مکرمہ ہی سے واپس لوٹ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کوئی نقص یا کمی واقع نہیں ہوگی۔

مدینہ منورہ کی زیارتیں: اب آئیں ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ مدینہ منورہ میں وہ کون کون سی جگہیں ہیں جن کی زیارت شرعی عمل ہے، تاکہ ایک زائران جگہوں کی زیارت کرسکے:

مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت: اوپر

یہ ذکر ہو چکا کہ مسجد رسول کی نیت ہی سے ایک زائر کو مدینہ منورہ آنا چاہئے، اور مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کا ثواب باقی مسجدوں سے ہزار گنا زیادہ ہے، اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے آپ مسجدِ رسول میں تشریف لائیں اور جب آپ مسجدِ رسول میں حاضر ہوں تو طہارت ونظافت اور خوشبو کا اہتمام کریں، اور بدبو کی حالت میں مسجدِ رسول میں حاضر ہونے سے گریز کریں، چنانچہ مسجدِ رسول میں جب داخل ہونے لگیں تو دائیں قدم کو پہلے داخل کرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

"بِسمِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغفِرلِي ذُنُوبِي وَافتَحُ لِي أَبْوَابَ رَحمَتِكَ، أَعُوذُ بِاللَّهِ العَظِيمِ، وَبِوَجهِ الكَرِيمِ، وَسُلطَانِهِ القَدِيمِ، مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ "[مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ مکمل دعا پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے]۔

ریاض الجنہ کی زیارت: پھر آپ ریاض الجنہ کی جانب جائیں وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، اگر ریاض الجنہ میں بھیڑ ہو تو مسجد نبوی کے کسی بھی حصے میں تحیۃ المسجد ادا کرلیں، مسلمانوں کو اذیت مت دیں، کیونکہ مسلمانوں کو اذیت دینا بالکل جائز ودرست نہیں ہے، اور یاد رہے کہ آپ مسجد نبوی میں ثواب کی غرض سے تشریف لائے ہیں نہ کہ گناہ کمانے کیلئے۔

قبر رسول کی زیارت: اس کے بعد قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں:

قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مشروع ومستحب عمل ہے، صحابہ کرام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے، فعَن نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِن سَفَرٍ أَتَى قَبرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »السَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيكَ يَا أَبَا بَكرٍ، السَّلَامُ عَلَيكَ يَا أَبَتَاهُ« [مصنف عبد الرزاق بَابُ السَّلَامِ عَلَى قَبرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ 3/ 576].

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے واپس آتے تو قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قبرِ صاحبین ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کرتے۔

قبرِ رسول صلی اللہ کی زیارت کے جواز میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، تمام علمائے اجلاء اس کے جواز کے قائل ہیں، البتہ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی زیارت کے ساتھ کچھ بدعت ومخالفت کی آمیزش ہو چکی ہیں، جس کی وجہ سے یہاں قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے متعلق حق وباطل کو واضح کرنا ضروری امر ہے، لہذا قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صحیح طریقہ اور اس کے بالمقابل غلط چیزیں ملاحظہ فرمائیں:

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صحیح طریقہ:

قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صحیح طریقہ ذکر کرنے سے پہلے ایک اہم امر کی طرح اشارہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں، وہ یہ ہے کہ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا حج یا عمرہ سے ذرہ برابر کوئی تعلق نہیں ہے، نیز قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا خلاف شرع عمل ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک سفر میں ایک ہی مرتبہ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قبر صاحبین کی رخ کریں، قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو جائیں اور نارمل انداز میں کھڑے ہو کر کہیں: السلام علیک یا رسول اللہ، پھر تھوڑا دائیں جانب بڑھیں اور کہیں: السلام علیک یا أبا بکر، پھر تھوڑا دائیں جانب بڑھیں اور کہیں: السلام علیک یا عمر۔

اگر انہیں کلمات پر اکتفاء کیا جائے تو سب سے بہتر ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہے، البتہ اگر سلام پڑھتے وقت تینوں کے جائز اور ثابت شدہ القاب ذکر کئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اس جگہ یہ بتا دینا مناسب ہے کہ زیارتِ قبرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ پر صلاۃ وسلام دونوں الگ الگ شے ہیں، زیارت کیلئے قبرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا ضروری ہے، جبکہ صلاۃ وسلام دنیا کے کسی کونے سے پڑھا جا سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: »لا تجعلوا بيوتكم قبورا، ولا تجعلوا قبري عيدا، وصلوا علي فإن صلاتكم تبلغني حيث كنتم« [سنن أبي داود 2/ 218 شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے]۔

ترجمہ: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، میری قبر کو عید نہ بنالینا، جہاں کہیں رہو مجھ پر درود پڑھو، تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائیگا۔

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت کچھ شرعی خلاف ورزیاں:

ایک صحیح مسلمان کو چاہئے کہ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت سنتِ صحابہ وتابعین کا خاص لحاظ رکھے، قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں وہی طریقہ اپنائے جو سلف صالحین سے ثابت ہوں، اس شرعی عمل میں من مانی کرنا خلاف شرع عمل ہے۔

ذیل میں زیاتِ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خلافِ شرع انجام دئے جانے والے چند امور ذکر کئے جا رہے ہیں:

قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر: بہت سارے لوگ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے مدینہ منورہ کیلئے رخت سفر باندھتے ہیں، جو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی خلاف ورزی ہے: " لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، ومسجد الرسول صلى الله عليه وسلم، ومسجد الأقصى " [صحیح بخاری: حدیث ۱۱۸۹] یعنی صرف تین مسجدوں کی طرف رخت سفر باندھنا صحیح ہے مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی۔

قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت ہاتھ باندھ کر نمازی کی کیفیت اپناتے ہوئے قبر کے سامنے کھڑا ہونا: مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو دیکھا جاتا ہے کہ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت ہاتھ باندھ کر نمازی کی کیفیت اپناتے ہوئے قبر کے سامنے کھڑی ہوتی ہے، جبکہ یہ عمل صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ ذلت وعبادت کی کیفیت ہے، اور یہ کیفیت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز و درست نہیں ہے، نیز یہ عمل سلف صالحین سے منقول بھی نہیں ہے۔

قبرِ رسول کی زیارت کے وقت جھکنا: بعض لوگ قبر کی زیارت کے وقت جھک جاتے ہیں یا سجدہ کرتے ہیں، جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: لا يصلح لبشر أن يسجد لبشر، ولو صلح لبشر أن يسجد لبشر، لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها، من عظم حقه عليها. [مسند احمد حديث: 12614 وصححه الشيخ الألباني] یعنی کسی بھی شخص کیلئے جائز نہیں ہے کہ کسی شخص کا سجدہ کرے، اگر کسی انسان کا کسی انسان کیلئے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو شوہر کے عظیم حق کی وجہ سے صرف عورت کیلئے شوہر کا سجدہ کرنا جائز ہوتا۔

قبرِ رسول کی زیارت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا: ایک اہم مخالفت جو قبر رسول کے پاس کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں، ان سے مدد طلب کرتے ہیں، انہیں حاجت روا و مشکل کشا سمجھتے ہیں، ان سے بیماری سے شفاء، اور قرض کی ادائیگی کا سوال کرتے ہیں، یہ تمام اعمال خلافِ توحید ہیں، اور شرک اکبر میں داخل ہیں، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرہ برابر سوال نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا شرک اکبر ہے۔

قبرِ رسول پر کھڑے ہو کر دعا کرنا: بعض زائرین قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر اس اعتقاد کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اس جگہ دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، لیکن اس عمل کی کوئی دلیل شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور یہ عمل صحابہ کرام سے منقول بھی نہیں ہے۔

بار بار قبر رسول کی زیارت: قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بار بار کرنا سنت صحابہ کے خلاف ہے، جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ مسجد نبوی میں ہر فریضے کے بعد لوگ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے دوڑ لگاتے ہیں، یہ خلافِ شرع عمل ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث " ولا تجعلوا قبري عيدا " کی خلاف ورزی ہے۔[تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد ص ۲۴-۲۶]۔

ابن رشد فرماتے ہیں کہ : " ويكره له أن يُكثر المرورَ به والسلامَ عليه والإتيان كل يوم إليه، لئلا يجعل القبر بفعله ذلك كالمسجد الذي يؤتى كل يوم للصلاة فيه .وقد نهى رسول الله- صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عن ذلك بقوله: »اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد . اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد« . وبالله التوفيق" [البيان والتحصيل لابن رشد 18/ 444]۔

ترجمہ: روزانہ قبر رسول پر آنا اور سلام پڑھنا مکروہ عمل ہے، اگر کوئی یہ عمل کرتا ہے تو گویا کہ اس نے اسے مسجد کی مانند بنا لی ہے جہاں روزانہ نماز کے لئے آیا جاتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

الوداعی زیارت: بہت سارے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ مدینہ منورہ کی زیارت کے اختتام پر قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی الوداعی زیارت کا اہتمام کرتے ہیں، یہ عمل غیر شرعی ہے کیونکہ شریعت نے اس کا حکم نہیں دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے دعا کرنا: کچھ لوگ اللہ تبارک وتعالی سے دعا کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ وصدقہ کے واسطے سے دعا کرتے ہیں اس اعتقاد کے ساتھ کہ اس سے دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، بالخصوص قبر رسول کے پاس، یہ مرض بالکل عام ہے، یہ عمل شریعت کے خلاف ہے، اور غیر ثابت ہے۔

یہ کچھ مخالفات ہیں جنہیں قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت انجام دی جاتی ہیں، جو خلاف شرع ہیں، ان چیزوں سے اجتناب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب وضروری ہے۔

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی فضیلت سے متعلق کچھ ضعیف وموضوع روایتیں:

قبر رسول صلی اللہ کی زیارت سے متعلق مندرجہ ذیل چار ضعیف وموضوع روایتیں پیش کی جاتی ہیں:

۱-من زار قبري وجبت له شفاعتي.

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

2-من زارني بعد موتي فكأنما زارني في حياتي.

ترجمہ: جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

3-من زارني وزار أبي إبراهيم في عام واحد ضمنت له على الله الجنة.

ترجمہ: جس نے ایک ہی سال میری اور میرے والد ابراہیم کی زیارت کی اسے میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

4-من حج ولم يزرني فقد جفاني.

ترجمہ: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

یہ چاروں روایتیں ضعیف وموضوع ہیں، قابل عمل نہیں ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ ان روایتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ان روایتوں کے تمام طرق ضعیف ہیں[التلخيص لابن حجر ۲/۵۷۰]۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے متعلق تمام روایتیں ضعیف ہیں، ان روایتوں پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، اسی لئے اہل صحاح وسنن نے انہیں اپنی کتابوں میں روایت نہیں کی ہیں، ان روایتوں کو وہی لوگ غالبا ذکر کرتے ہیں جو ضعیف روایات ذکر کرتے ہیں[مجموع الفتاوی ۱/۲۳۴]۔

معلوم ہوا کہ قبر رسول کی زیارت کی فضیلت سے متعلق وارد تمام روایتیں یا تو ضعیف جدا ہیں یا موضوع ہیں، جو قابل عمل اور لائق حجت نہیں ہیں۔

قبرستان بقیع کی زیارت: قبرستان کی زیارت ایک مشروع عمل ہے،فعن أبي هُرَيرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: »زُورُوا القُبُورَ؛ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ« [سنن ابن ماجه حديث: ۱۵۶۹، شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے]۔

ترجمہ: قبروں کی زیارت کرو اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کا اصل مقصد عبرت اور اپنی موت وآخرت یاد کرنی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی زیارت کرتے اور بقیع والوں کیلئے دعا فرماتے۔[صحیح مسلم حدیث:۲۴۹]۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد والوں پر سلام پڑھتے اور کہتے: »السَّلَامُ عَلَيكُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللهُ بِكُم لَاحِقُونَ [صحيح مسلم حديث: 249]۔

اس لئے بقیع غرقد یا کسی بھی قبرستان کی زیارت کرنے والے کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل چیزوں کا خاص خیال رکھے:

۱-قبرستان میں داخل ہوتے ہی تمام قبر والوں پر سلام پڑھے۔

۲-قبر والوں کی مغفرت وبخشش کیلئے دعا کرے۔

۳-اپنی موت وآخرت کو یاد کرے۔

ان مذکورہ تین عمل کے علاوہ قبرستان میں کوئی بھی عمل کرنا شریعت اسلامیہ سے ثابت نہیں ہے، اور اگر ہم ان کے علاوہ کوئی عمل انجام دیتے ہیں تو وہ غیر شرعی عمل ہوگا۔

قبرستان شہداء احد کی زیارت: اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقبرہ اُحد جانا بھی ثابت ہے، عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتلَى أُحُدٍ بَعدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالمُوَدِّعِ لِلأَحيَاءِ وَالأَموَاتِ [صحیح بخاری حدیث: ۴۰۴۲]۔

لہذا مدینہ منورہ کے زائر کو چاہئے کہ وہ بقیع کی طرح مقبرہ احد کی زیارت کرے، اور وہاں بھی وہی عمل کرے جو عام قبرستان میں کیا جاتا ہے۔

مسجد قباء کی زیارت: مسجد قباء اسلام کی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے، مسجد قباء کی زیارت اور اس میں نماز کی ادائیگی باعث اجر وثواب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"صَلَاةٌ فِي مَسجِدِ قُبَاءَ كَعُمرَةٍ" [سنن ابن ماجہ حدیث:۱۴۱۱، شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے]۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء جاتے اور اس میں نماز ادا کرتے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَأتِي مَسجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا « وَكَانَ عَبدُ اللَّهِ بنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُمَا "يَفعَلُهُ" [صحيح بخاري حديث:۱۱۹۳]۔

اس لئے ایک زائر کو چاہئے کہ وہ مسجد قباء کی زیارت کرے اور اس میں نماز پڑھے، اور اگر اس میں فرض یا نفل نماز ادا کرلی جائے تو عمرہ کا ثواب مل جائے گا۔

مدینہ منورہ کی کچھ غیر شرعی زیارتیں: مدینہ منورہ کی مذکورہ زیارتوں کے علاوہ کسی اور جگہ کی زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے، اس لئے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مذکورہ جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ کی زیارت ثواب کی نیت سے نہیں کرنا چاہئے، البتہ تاریخی مقامات کی طرف سیر وتفریح کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، مثال کے طور پر مسجد قبلتین، مسجد غمامہ، سبع مساجد، بئر عثمان وغیرہ وغیرہ۔

البتہ ان غیر شرعی زیارتوں کے بارے میں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ ان مسجدوں کو دیکھنے کیلئے جاتے ہیں اور ان میں داخل ہوتے ہیں تو تحیۃ المسجد ضرور پڑھ لیں۔

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے اہم اعمال: مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے ہمیشہ ہر طرح کے نیک کاموں میں حصہ لینا چاہئے، بالخصوص مندرجہ ذیل کاموں میں ہمہ تن مشغول رہنا چاہئے:

۱-اللہ کی عبادت وبندگی میں ہمہ وقت مشغول رہنا چاہئے، کیونکہ اسی خاص

مقصد کیلئے اللہ تعالی نے ہماری تخلیق فرمائی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: وما خلقت الجن والانس الالیعبدون [الذاریات: 56]۔

۲- مسجد نبوی میں فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے، یاد رہے کہ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار نماز سے بہتر ہے۔

۳- مسجد نبوی میں اکثر لوگ چالیس وقت کی نماز کا خاص اہتمام کرتے ہیں، جبکہ یہ عمل صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے، البتہ ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے فرض نمازیں مسجد رسول ہی میں ادا کرنے کی کوشش کرے۔

۴- مسجد نبوی کے دروس اور حلقات میں شرکت کرنی چاہئے۔

۵- تلاوت قرآن کریم اور صحیح ذکرواذکار کا کافی اہتمام کرنا چاہئے۔

بدعت وخرافات سے اجتناب:

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے ہمیشہ کار خیر اور اللہ تعالی کی عبادت وبندگی میں مشغول رہنا چاہئے، شرک اور بدعت وخرافات سے ہمہ تن پرہیز کرنا چاہئے۔

مدینہ منورہ میں بدعت ایجاد کرنے اور بدعتی کو پناہ دینے کی سخت وعید آئی ہوئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: »المَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيرٍ إِلَى ثَورٍ، فَمَن أَحدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَو آوَى مُحدِثًا، فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللَّهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجمَعِينَ، لَا يُقبَلُ مِنهُ يومَ القِيَامَةِ صَرفٌ وَلَا عَدلٌ [صحيح بخاری حديث: ٦٧٥٥]۔

ترجمہ: مدینہ منورہ جبل عیر سے جبل ثور تک قابل حرمت ہے، اگر اس میں کسی نے نئی ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دیا تو اس پر اللہ، فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض ونفل عبادت قبول نہیں کی جائیگی۔

لہذا مدینہ منورہ کی اقامت کے دوران کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس کا شریعتِ اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہ ہو، من مانی اور دیکھا دیکھی کوئی کام کرنا بالکل درست نہیں ہے، اور مدینہ منورہ اور بالخصوص مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درودیوار یا کھمبوں کو تبرک اور نیکی کی نیت سے چھونا یا بوسہ دینا کسی بھی اعتبار سے جائز ودرست نہیں ہے۔

اخیر میں اللہ رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ اے اللہ! ہم تمام امتِ محمدیہ کو سنتِ رسول اور سلف صالحین کے طریقے کے مطابق مدینہ منورہ کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرما، بدعت وخرافات سے بچالے۔ آمین یارب العالمین۔

وما توفيقي إلا بالله، وعليه توكلت وإليه أنيب، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

☆☆☆

سوئے جنت چل بسے استاذنا عبدالسلامؒ

ہر کسی کو دار فانی سے ہے جانا لاکلام
سوئے جنت چل بسے استاذنا عبدالسلام
۱۸ سنہ ء پیر کے دن ان کی رحلت ہوگئی
۱۶/جولائی میں اور وہ بھی بوقت ۵ شام
کل نفس ذائقہ کا ذائقہ لیتے ہوئے
کرگئے رب کے کرم سے جاکے جنت میں قیام
درس نسائی آپ کا مخصوص تھا مشہور تھا
آپ جو کرتے تھے اپنا خاص اس کا اہتمام
یاد سے جاتا نہیں ہے ایک لفظ ''محترم''
تلخ و شیریں دونوں لہجے میں تھا لفظ احترام
آپ کی خدمت کی جاہے مرکزی دارالعلوم
خوب اچھی طرح گذرے، زندگی کے صبح و شام
آپ نے وعفوا اللحی کی پاسداری خوب کی
یعنی داڑھی میں مکمل تابع خیرالانام
شرف شاگردی ملا ہاشم کو اس پہ ناز ہے
پیکر زہد ورع تھے مثل اسلاف کرام
میں ہی کیا بچے بھی میرے ان کے شاگرد رشید
یعنی عبداللہ بھی تھے ان کے زیر ''احترام''
آنے والے جارہے ہیں جانے والے رک گئے
روز مرہ کا یہی اپنا ہے اس کا یہ انتظام
جنت الفردوس کی خوشبو عنایت کر انہیں
جنت الفردوس میں پھر دے انہیں اعلیٰ مقام
ظلمت گور غریباں کو بدل دے نور سے
آتش دوزخ خدایا کردے تو ان پہ حرام
موت کی تلوار ہے اور گردن انسان ہے
روز ہی دیکھا ہے جاتا یہ تماشا صبح و شام
زندگی میں جو بھی آیا ہے اسے اے دوستو
پینا ہی پڑجاتا ہے اس شخص کو یہ تلخ جام
زندگی دارا کی ہو یا ہو سکندر بخت کی
زندگی کا ایک دن ہونا ہے یارو اختتام
تعلیقات ودرس وخطبہ وخطاب عام سب
اپنی خدمت کے عوض ہوں گے یقیناً شادکام
بخش دے ان کو خدایا دے جگہ فردوس میں
آپ کے حق میں ہے ہاشم یہ دعائے خاص وعام

محمد ہاشم فیضی السّلفی
ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث مغربی چمپارن

ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی ناظم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ، دربھنگہ

بموقع ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

حقوق انسانی کا ضامن صرف اسلام ہی ہے

جب سے یہ دنیا قائم ہے اور جس دن سے ابوالانبیاء ابوالانسان حضرت آدم اور ماں حضرت حوا علیہما السلام کو اس زمین پر اتارا گیا، ہم انسانوں کی ہدایت ورہبری کے لیے جو دین ان کے ساتھ نازل ہوا، اس دین کی بنیاد توحید اور حقوق کی حفاظت پر قائم تھی۔

افزائش نسل انسانی کے لیے حضرت آدم اور حوا کے جو بچے پیدا ہوئے ان کے جوڑے پہلے ہی سے اللہ کے حکم سے طئے شدہ تھے، چنانچہ یہی سنت ان کے درمیان جاری وساری تھی، اس کی بنیاد پر ہابیل اور قابیل کی جوڑیاں بھی مقرر تھیں، لیکن جولڑکی قابیل کے حصے میں آئی وہ اسے پسند نہ تھی بلکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کی شادی اس لڑکی سے ہو جو ہابیل کے حصے میں آئی تھی، اس حکم کی تبدیلی کے لیے اس نے اللہ کے حضور قربانی پیش کی لیکن اس کی قربانی رد کردی گئی اور ہابیل کی قربانی قبول کر لی گئی، غصے میں آکر اس نے ہابیل کو قتل کر دیا، یہ کسی کا حق غصب کرنے کی خواہش پر دنیا میں پہلا قتل تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی تک جتنے نبی آئے سب نے توحید کے ساتھ ساتھ حقوق انسانی کی حفاظت پر بھی زور دیا، ان تمام انبیاء کی تعلیمات میں حقوق انسانی کا بیان موجود تھا۔ ان تمام آسمانی ادیان کا نام اسلام ہی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخری وصیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ، وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا، وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ. اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ، قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ، يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ'' (البقرہ: ۱۳۰-۱۳۲)

اور جو شخص ابراہیم علیہ السلام کی ملت سے اعراض کرتا ہے وہ سراسر احمق اور بیوقوف ہے، یقیناً ہم نے انہیں دنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں وہ نیکوکاروں میں سے ہوں گے، اور اسی (ملت اسلام) پر قائم رہنے کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی، اے میرے بیٹو! اللہ نے دین (اسلام) کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے، تو اسلام کی حالت میں ہی تمہاری موت ہو۔ اور اسی دین اسلام کو تھام لینے کی دعوت دیتے ہوئے اللہ کہتا ہے: ''قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ'' (آل عمران: ۶۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ہم اور تم ایک ایسے کلمے پر متفق ہو جائیں جو تمہارے اور ہمارے درمیان مساوی ہے، اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہم میں سے بعض بعض کو اللہ کے علاوہ معبود بنائے، اگر وہ اس دعوت سے اعراض کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ ہم مسلمان ہیں۔

گویا اس دنیا میں جتنے مذاہب سماویہ آئے ان سب کا صرف ایک ہی نام تھا اور وہ تھا اسلام اور ہر نبی کے دور میں حقوق انسانی کی تلقین موجود تھی جو ان کے عہد میں ضروری تھا چونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اس لیے آپ کی شریعت میں جملہ حقوق کی تفصیلی وضاحت کردی گئی ذیل میں ان چند حقوق کا سرسری ذکر کرتا ہوں جن کی مراعات کی خاص تاکید کی گئی ہے۔

(۱) **زندہ رہنے کا حق:** زندگی اللہ کی دی ہوئی ہے اسے انسان خود بھی ختم کرنے کا حق رکھتا اس لیے خودکشی کو حرام قرار دیا گیا ہے اور کسی شخص کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل گردانا گیا ہے۔ ''مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا، وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا'' (المائدۃ: ۳۲)

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جامع خطبہ دیا تھا اس خطبہ کے مندرجات میں سب سے پہلی چیز جان کی حفاظت تھی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''أيها الناس ان دماء كم واموالكم وأعراضكم حرام عليكم'' اے لوگو! تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو ایک دوسرے پر حرام کردی گئی ہیں۔

(۲) **مال کی حفاظت:** اسی خطبے میں لوگوں کے مال کو محفوظ رکھنے کے لیے ایک دوسرے کے مال کو ایک دوسرے پر حرام قرار دیا گیا، اور لوگوں کے مال کو

ناحق کھانے سے روکنے کے لیے سود کی ممانعت فرمادی، جو معاشرے کو کھوکھلا کردیتا ہے، اور قربان جایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی پر کہ سب سے پہلے ان احکام کی تطبیق اپنے رشتے داروں پر کی، چنانچہ فرمایا: ''ان اول دم أضعه تحت قدمي دم ابن ربيعه بن الحارث بن عبدالمطلب، وكان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل ...... وأول ربا من ربا الجاهلية أضعه ربا عباس بن عبدالمطلب ....''(رواہ مسلم)

پہلا خون جس کے انتقام لینے سے میں تمہیں روکتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے نوزائدہ بیٹے کا خون ہے جو قبیلہ بنی سعد میں بغرض رضاعت موجود تھا اور جسے ہذیل نے قتل کردیا تھا،۔۔۔۔۔۔۔اور پہلا سود جسے میں ختم کردیتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔

(۳) عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی خاص تلقین: اسی خطبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے حسن سلوک کی تلقین کی استوصوا بالنساء خيراً ......

(٤) غلاموں کے حقوق: اسلام میں غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی جو تلقین کی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہمیں اس بات سے ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت اپنی امت کو جو آخری وصیت کی تھی اس میں نماز پر محافظت برتنے اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم تھا: ''الصلاة الصلاة وماملكت أيمانكم''۔

(۵) ذمیوں کے حقوق: بہت سے لوگ اسلام پر صرف اس لیے معترض ہوتے ہیں کہ اسلام نے غیر مسلموں پر جزیہ لگایا، اور انہیں ایک مخصوص رقم ادا کرنے کا مکلّف کیا، یہ جزیہ ایک طرح سے حفاظتی ٹیکس تھا، جس کے عوض میں اسلامی سلطنت میں رہنے والے ذمی کی جان و مال محفوظ ہوجاتی تھی، چنانچہ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح نے اہل شام سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے لیے جزیہ لیا جب انہیں خبر پہنچی کہ رومی لشکر اس علاقے میں آگھسا ہے تو انہوں نے اہل شام کا جزیہ یہ کہتے ہوئے انہیں لوٹا دیا کہ یہ اب ہم تمہاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں لیتے ہیں۔ (الخراج لابی یوسف، ص ۱۳۹، وفتوح البلدان للبلاذری، ص ۱۴۳-۱۳۷)

یہ تو چند مثالیں تھیں، اسلام ہر قدم پر حقوق کی حفاظت کا نگہبان ہے، اس نے غلاموں، لونڈیوں، کمزوروں اور ناتوانوں کے حقوق بتائے ہیں، حتی کہ حالت جنگ میں بھی مسلمانوں کو واضح طور پر بتادیا گیا ہے کہ میدان جنگ اور راہ جہاد میں ان پر کیا کیا حقوق عائد ہوتے ہیں۔ تاریخ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کو محفوظ رکھا ہے جسے انہوں نے جیش اُسامہ کو شام کی طرف روانہ کرتے ہوئے کی تھی: ''لا تخونوا، ولا تغلوا، ولا تغدرو، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا طفلا صغيراً، ولا شيخا كبيراً، ولا امراة، ولا تعقروا نخلا ولا تحقروه، ولا تقطعوا شجرة مثمرة، ولا تذبحوا شاة، ولا بقرة ولا بعيرا الا لمأكلة، وسوف تمرون بأقوام قد فرغوا أنفسهم في الصوامع فدعوهم وما فرغوا أنفسهم له''(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج:۱۸۹)

خیانت نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا، کسی لاش کا مثلہ نہ کرنا، کسی چھوٹے بچے کو نہ کسی بوڑھے کو اور نہ کسی عورت کو قتل کرنا، کسی کھجور کے درخت کو اکھاڑنا اور نہ ہی اسے جلانا، نہ کسی پھلدار درخت کو کاٹنا، کسی بکری، گائے یا اونٹ کو صرف کھانے کے لیے ذبح کرنا تمہارا گذر عنقریب ایسے لوگوں پر ہوگا جو گرجوں میں گوشۂ تنہائی میں ہوں گے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا۔

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر جنگ میں اس پر عمل کیا ہے، آج جنیوا کنونشن کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے لیکن عملا اس پر کوئی عمل پیرا نہیں ہوتا ہے، ہر وقت اور ہر زمانے میں مسلمان ان قوانین کی پاسداری کرتے رہے، یہ صرف خشیت الٰہی کا جذبہ تھا جس نے ان قوانین کی پاسداری پر انہیں مجبور کیا تھا کیونکہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ ''حق الله يسقط بالتوبة وحق العباد لا يسقط بالتوبة'' کہ اللہ کا حق تو توبہ کے ذریعہ معاف ہوسکتا ہے لیکن بندوں کا حق کسی حال میں معاف نہیں ہوسکتا ہے، فکر آخرت اور اعمال کی جوابدہی کے خوف نے انہیں حقوق انسانیت کا پاسبان بنادیا تھا۔

اور یہ خوف الٰہی ہی تھا جس نے حضرت علی بن ابی طالب کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ قاضی شریح کے اس فیصلے کو تسلیم کرلیں، جس میں ان کے اس زرہ کو جسے ایک یہودی شخص نے دینے سے انکار کردیا تھا، پھر خلیفہ ہونے کے باوجود انہوں نے قاضی شریح کی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا کہ زرہ ان کی ملکیت ہے اور جب گواہ میں انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن بن علی کو پیش کیا تو قاضی نے بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول کرنے سے انکار کردیا، چنانچہ حضرت علی نے اس فیصلے کو تسلیم کیا اور زرہ یہودی کو دے دیا، یہودی اس عدل وانصاف کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ (البدایۃ والنہایۃ: ج ۸/۵۰۶)

اگر دنیا آج اسلامی تعلیمات کو اپنا لیتی ہے تو اس انتشار اور ظلم کا دنیا سے خاتمہ ہوجائے گا جس سے پوری دنیا آج پریشان ہے۔

☆☆☆

''عالمی کانفرنس برائے مسلم سوسائٹیز'' ابوظہبی میں امیر مرکزی جمعیت کی شرکت

اعداد و ترتیب: عبدالمنان شفیق مرادی

عالمی پیمانے پر مذاہب وتہذیبوں کی کشمکش روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے۔سائنس وٹکنالوجی جس کا استعمال انسانیت کی خدمت وتحفظ کے لیے کیا جانا چاہیے تھا، اسے باہمی اچھاڑ پچھاڑ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور سیاست بازی کے لیے کیا جارہا ہے۔کہیں مذہب وعقیدہ کی جنگ ہورہی ہے تو کہیں رنگ ونسل کے پردے میں انسانیت مشکلات ومسائل سے دوچار ہے، اسی طرح کہیں قومیت کا مسئلہ کھڑا کیا جارہا ہے تو کہیں علاقائی تعصب کو شہ دی جارہی ہے۔آج سب سے زیادہ مسائل امت مسلمہ کو درپیش ہیں جن کے حل کے لیے ارباب دانش وبینش اپنی اپنی سطح پر کوشاں ہیں لیکن باہمی چپقلش کے باعث خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو پارہے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں ۵۵۰ ملین (پچپن کروڑ) مسلمان ان ممالک میں سکونت پذیر ہیں جو مسلم ممالک کی تنظیم کے رکن نہیں ہیں۔یعنی پچپن کروڑ مسلمان مسلم ممالک کے علاوہ دیگر ممالک میں رہ رہے ہیں۔اور یہ تعداد مسلم ممالک میں رہائش پذیر مسلمانوں کی تعداد کی ایک تہائی ہے۔گزشتہ دودہوں میں اقوام وملل کے درمیان کشمکش میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور مختلف مقاصد کی تکمیل کے لیے منافرت کا کاروبار پوری دنیا میں عروج پر ہے، جو انتہائی تشویشناک صورت حال ہے گرچہ اس کو ختم کرنے اور اس کی حوصلہ شکنی کے لیے عالمی سطح پر کوششیں بھی ہورہی ہیں جن کے کسی قدر اثرات بھی مرتب ہورہے ہیں لیکن حالات کی سنگینی کے پیش نظر وہ خاطر خواہ قطعا نہیں ہیں۔(پچھلے دنوں سعودی عرب نے متعدد پلیٹ فارموں اور مختلف عنوانوں سے اس سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔کویت کی بعض سلفی تنظیموں نے بھی حکومت کے تعاون سے ایسی کوششیں کی ہیں جن سے اقوام وملل اور ممالک کے درمیان منافرت کم ہوں اور آپسی بھائی چارہ اور محبت کو فروغ حاصل ہو)۔

موجودہ حالات کے پیش نظر ایک قابل قدر کوشش متحدہ عرب امارات کی جانب سے کی گئی اور گزشتہ دنوں امارات کی راجدھانی ابوظہبی میں ایک ''عالمی کانفرنس برائے مسلم سوسائٹیز'' زیر عنوان: ''غیر مسلم کمیونٹیز میں اسلامی وجود کا مستقبل'' زیر سرپرستی وزیر رواداری حکومت متحدہ عرب امارات عزت مآب شیخ نھیان بن مبارک آل نھیان ۸۔۹ مئی ۲۰۱۸ء کو منعقد ہوئی۔جس میں دنیا بھر کے ۱۴۰ ممالک سے ۵۵۰ علمی، سیاسی شخصیات، اسلامی تنظیموں کے نمائندوں اور رجال کار نے شرکت کی۔

کانفرنس میں امن وآشتی کی تہذیب کو فروغ دینے اور بین المذاہب ڈائیلاگ کے سلسلہ میں متحدہ عرب امارات کی کوششوں کو اجاگر کیا گیا نیز امن عالم کی بحالی کی خاطر بین الاقوامی معاہدوں کو مؤثر بنانے اور باہمی تعاون پر زور دیا گیا۔اسی طرح باہمی نزاع وکشمکش کی حوصلہ شکنی اور تشدد ونفرت کا مقابلہ کرنے نیز سماجی امن وآشتی کی بحالی کے لیے بین المذاہب ڈائیلاگ کی ثقافت کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔کانفرنس کے چار مرکزی عنوان تھے:

۱۔عالمی پس منظر میں غیر مسلم ممالک کے اندر مسلم سوسائٹیز کی حیثیت اور ان کے چیلنجز۔

۲۔احتیاجی فقہ سے ہموطنی کی فقہ تک: شناختی فقہ کے لئے اساسی اقدامات۔

۳۔مذہبی تشدد اور اسلاموفوبیا کی بڑھتی بیماریاں اور مسلم سوسائٹیز کے معاشرتی انضمام کی حکمت عملی کو ناکام بنانے میں ان کا کردار نیز معاشرتی امن وآشتی پر اس کے برے اثرات۔

۴۔غیر مسلم ممالک کے اندر تکثیری معاشرے کے فروغ میں مسلم سوسائٹیز کا کردار۔

۵۔جدید عالمی نظام اور غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کا مستقبل۔

مذکورہ بالا کانفرنس کا دعوت نامہ برائے شرکت امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو بھی موصول ہوا۔چنانچہ آپ اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ہندوستان سے موصوف کے علاوہ محترم مولانا سید ارشد مدنی صاحب اور محترم جناب نوید حامد صاحب بھی شریک کانفرنس رہے۔اس کے علاوہ بھی بہت سی شخصیات جن میں اجمیر کے خواجہ معین الدین چشتی درگاہ کے سجادہ نشین سید سلیمان چشتی، محترمہ عظمیٰ ناہید اور مشہور صحافی منصور آغا بھی شریک اجلاس تھے۔

کانفرنس کی افتتاحی نشست ۱۰۔۳۰ سے ۳۔۳۰ منعقد ہوئی جس میں مہمانوں وشرکاء کا استقبال وترحیب نیز کانفرنس کے سلسلہ میں تعارفی خاکہ پیش کیا گیا۔نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا اس کے بعد مسلم سوسائٹیز سے متعلق ایک ڈاکیومینٹری فلم دکھائی گئی۔پھر کانفرنس کے اسپانسر عزت مآب شیخ نھیان بن مبارک آل نھیان وزیر رواداری امور، حکومت متحدہ عرب امارات نے اپنے کلمات پیش کئے۔بعد ازاں سربراہ مہمانان عزت مآب رجب میدانی سابق صدر البانیا، ڈاکٹر

طارق الکردی صدراقوام متحدہ برائے اموراقلیات (سوزرلینڈ) عزت مآب کیشو نیفانوصدرعالمی بودھ تحریک(جاپان)اورعزت مآب اندریاس کریفر جنرل سکریٹری یوروپین کونسل برائے مقامی وعلاقائی حکام نے اپنے اپنے کلمات پیش کیے۔

اس کے بعد۰۰-۲ بجے سے ۳۰-۳ تک ڈاکٹرعلی نعیمی رکن عاملہ وصدرشعبہ تعلیم کی صدارت اورکنسلٹینٹ رندہ ھودوم (امریکہ) کی نظامت میں صدارتی نشست منعقدہوئی۔جس میں ڈاکٹرعبدالناصر ابوالبصل وزیراوقاف ومقدسات اسلامیہ حکومت جورڈن، پروفیسرفرنانڈوفاربین اقوام متحدہ میں اقلیتی امور کے کنویز، ڈاکٹر فیصل بن معمرجنرل سکریٹری مرکز الملک عبداللہ برائے بین المذاہب گفت وشنید(ہنگری)، ڈاکٹرنوکس تھامس شرق اردن اوروسطی جنوبی ایشیامیں مذہبی اقلیات کے خصوصی صلاحکار(امریکا)،عزت مآب محمدبن مروان رکن مجلس الشیوخ اوراسلامی کمیٹی کے صدر(کمبوڈیا)اور ڈاکٹرعبدالرحیم منار السلیمی اکیڈمیشین اسٹراٹیجک ریسرچ سینٹر(مراکو) نے شرکت کی۔ ان دونشستوں کے علاوہ گیارہ علمی نشستیں منعقدہوئیں۔جن میں شرکاءنے کانفرنس کے مرکزی عناوین کے ذیلی عناوین پراپنے اپنے خیالات کا اظہارکیا۔امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندمولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے موضوع ومکان کی مناسبت سے چنداشکالات کورفع کیا اوراسلام کے تکثیری ماحول میں تمام بنی نوع انسان کے ساتھ زندگی گذارنے اور باہمی میل جول اوریکجہتی کے ساتھ رہنے کی تعلیم دی ہے اس کی وضاحت کی۔ رب العالمین اوررحمۃ للعالمین اور خلقکم من نفس واحدۃ وغیرہ کی روشنی میں اقلیت و اکثریت وغیرہ کی مشکلات کا حل بیان کیا ۔ اس کے علاوہ متعدد تعلیمات و مداخلات بھی پیش فرماتے ۔ ہندوستان میں اقلیت واکثریت کے باوجود باہم دگر بھائی چارہ کی مثال بیان کی۔

اختتامی نشست میں شرکاءکانفرنس نے درج ذیل قراردادیں منظورکیں:

اولا: شرکاءکانفرنس نے اس بات پرزوردیا کہ:

ا۔ اقلیتیں جن میں غیرمسلم ممالک میں رہ رہے مسلم سوسائٹی کے لوگ بھی ہیں کے مذہبی حقوق سے متعلق بین الاقوامی دستاویز ومعاہدے کانفرنسیں اوراعلانات نیزقراردادوں میں جتنے بھی اصول وضابطے متعین کئے گئے ہیں ان کاالتزام واہتمام کیاجائے۔خاص طورپر وہ حقوق جن کا تعلق آزادی اوربنیادی حقوق سے ہے اورجوکہ نسلی ومذہبی امتیاز سے روکتے ہیں ان کا خیال رکھاجائے۔کیونکہ اقوام متحدہ کا قیام جن مقاصد کے تحت عمل میں آیایعنی امن وامان، جمہوریت اورانسانی حقوق کا احترام، اس سے اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

۲۔ مسلم سوسائٹی کے ان افرادکی ہمت افزائی کی جائے جوان سوسائٹیوں میں ضم ہوگئے ہیں جن میں وہ رہائش پذیر ہیں اوروہاں کے اصول وضوابط وقوانین کی پاسداری، مفادات کاتحفظ کرتے اوراس ملک کی سلامتی نیزترقی میں پوری پوری حصہ داری نبھاتے ہیں۔

۳۔ دہشت گردی وتشدد کی تمام ترشکلوں وصورتوں کی مکمل مذمت کیونکہ یہ دونوں عالمی بیماری ہیں جن کے خلاف سب کومتحد ہوکرکام کرنے کی شدیدضرورت ہے۔

ثانیا: شرکاءکانفرنس نے اس بات سے مکمل اتفاق کیا کہ اس کانفرنس کا بنیادی مقصدمسلم سوسائٹیوں کودیگر سوسائٹیوں میں ضم ہونے ،امن وآشتی کے ساتھ باہم شیروشکر ہوکر رہنے اورتکثیری معاشرے کے احترام اوراس کی حوصلہ افزائی کی کھلم کھلادعوت دیناہے۔

ثالثا: کانفرنس سے جاری ''مسلم معاشروں کے عالمی چارٹر'' کواپنانامناسب عملی بنیاد ہے جو باہمی عمل کی دعوت کی روح اور جوہرہے اور وہ اس بات کی دعوت دیتاہے کہ:

ا۔ اقلیتوں کے مذہبی، نسلی اورلسانی گروہوں کی حیثیت سے حقوق کی حفاظت اوران کی بنیادی آزادی کے لیے بین الاقوامی معاہدے کی حمایت اورنفرت ،نسلی ومذہبی امتیازی سلوک سے روکنے، دیگرافراد یامذاہب کے ساتھ بدسلوکی سے باز رکھنے اورنسلی ومذہبی صفائی کے جملہ جرائم سے روکنے کی اقوام متحدہ کودعوت دیتاہے۔

۲۔ دنیاکے تمام ممالک کواس بات کی دعوت دیتاہے کہ وہ اس معاہدے کے تقاضوں کوپوراکریں،اس کے اصولوں کوموثربنائیں اپنے داخلی قوانین میں مزید باریکی سے اس کی وضاحت کریں اورمذہبی اقلیات کےحقوق سے متعلق خاص قانون ڈولپ کریں۔

۳۔ مسلمانوں کواس بات کی دعوت دیتاہے کہ وہ امن وسلامتی کے قیام کے لیےاپنی سوسائٹی اوراپنے ممالک کے تئیں قومی فریضہ اداکریں نیزانتہاپسندی کی لہروں اوردہشت گردتنظیموں سے اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے مسلسل کوشاں رہیں۔

رابعا: بین الاقوامی ادارے کی حیثیت سے ''ورلڈکونسل آف مسلم کمیونٹی'' لانچ کی جائے جس کا مقصد مسلم کمیونٹی کے اداروں کی کوششوں کو غیراسلامی ممالک میں منظم کرنااورتہذیب کے ماڈل کوحاصل کرنے کے لیے اپنا فعال کرداراداکرناہوتاکہ مسلم کمیونٹی کے افرادکی اپنے ممالک کی ترقی میں حصہ لینےاوراسلام اورمسلمانوں سے متعلق دقیانوسی تصورات کے ازالے کے لیے ہمت افزائی کی جائے اورانسانی سوسائٹی کے اجزاء کے فکری،تہذیبی اور معاشرتی خلا کوپاٹنے اورہم وطنوں کے درمیان پل بنانے کے لیےکام کیاجائے۔

خامسا: ''ورلڈکونسل آف مسلم کمیونٹی'' کواس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ مسلم کمیونٹی کے ثقافتی کردارکی ترقی، عملی نفاذ،اعتدال پسند مذہبی گفتگوکی تجدید کے عمل نیزامامت ،افتاء ،مسلم بچوں کی تعلیم جیسے امورکی تدبیر میں ارتقاءکی کوشش اورمربوط انداز میں نظریاتی وعملی طور پر ایک دوسرے کی پہچان وواقفیت کے لیے حکمت عملی تیارکرے۔ (باقی صفحہ نمبر۲۵ پر)

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی
میڈیا کوآرڈینٹر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر

اہم ملکی، ملی، جماعتی اور سماجی مسائل پر غور وخوض اور تبادلہ خیال

آزادیٔ وطن کی نعمت کی قدردانی وشکرگزاری بطور تعمیر وترقی ملک وملت اور انسانیت نوازی ہو اور اسے جوش وخروش کے ساتھ منائیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اہم اجلاس مورخہ ۲۹/جولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کے زیر صدارت اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے بیشتر صوبوں سے اراکین عاملہ، ذمہ داران صوبائی جمعیات اور مدعوئین خصوصی نے شرکت کی۔

اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل تھا:

(۱) خطاب امیر۔

(۲) گزشتہ کارروائی کی خواندگی وتوثیق۔

(۳) رپورٹ ناظم عمومی۔

(۴) ۳۴ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مالی رپورٹ۔

(۵) شعبہ مالیات کی سالانہ رپورٹ۔

(۶) مرکزی جمعیت کے تعمیراتی کاموں کی رپورٹ اور ان کے لیے مالیات کی فراہمی پر غور وخوض۔

(۷) بعض اہم جماعتی مسائل پر غور وخوض۔

(۸) جمعیت کے مالی استحکام پر غور وخوض۔

(۹) ملکی، ملی وجماعتی مسائل پر غور۔

(۱۰) دیگر امور باجازت صدر۔

اجلاس کا آغاز مولانا عبدالغنی عمری صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش کی تلاوت کلام سے ہوا۔ بعدازاں امیر محترم کا نہایت پُرمغز حکیمانہ، ناصحانہ اور چشم کشا مختصر خطاب ہوا۔ جس میں امیر محترم نے تمام حاضرین کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتے ہوئے موجودہ حالات میں امت مسلمہ خصوصاً جماعت حقہ کے افراد وشخصیات کی ذمہ داریوں کی طرف بڑی دل سوزی کے ساتھ توجہ دلائی اور کہا کہ ملک وملت اور انسانیت آپ کے پیغام امن واخوت کے ساتھ ساتھ خیر وفلاح کے کاموں میں آگے آنے اور سرگرمی دکھانے کی منتظر ہے ہم سب کو خیر امت کا حقیقی معنوں میں فریضہ ادا کرنا ہے۔ سماج ومعاشرہ میں خیر وسعادت، اتحاد ویگانگت اور اخوت وبھائی چارہ کی سوغات بانٹنی ہے۔ اللہ کے بندوں کو اس کے حقیقی پالنہار سے جوڑنا ہے۔ مسلمہ اقدار وروایات اور اخلاق وعادات کی آبیاری کرنی ہے اور تزکیہ واحسان کے مراحل سے گذر کر چیلنجوں اور مسائل کا مقابلہ کرنا ہے۔

اس اجلاس میں حسب ایجنڈا مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مختلف شعبہ جات مثلاً شعبہ دعوت وارشاد، شعبہ تعلیم وتربیت، شعبہ استقبالیہ ودفتری امور، شعبہ تنظیم، شعبہ مالیات، شعبہ نشر واشاعت، شعبہ تعمیرات، شعبہ احصائیات، شعبہ افتاء، مجلس تحقیق علمی، المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ اہل حدیث کمپلیکس، وشعبہ قومی وملی امور وغیرہ کے تحت ہوئی پیش رفت کی رپورٹ پیش کی جس کی حاضرین نے توثیق کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ خصوصاً اہل حدیث کمپلیکس اور اہل حدیث منزل میں سرعت کے ساتھ جاری دونوں عظیم الشان عمارتوں کے تعمیراتی کاموں پر، بطور خاص اہل حدیث منزل میں تیسری منزل تک تعمیراتی کام کرالینے پر امیر محترم اور ذمہ داران کو مبارکباد دی گئی اور ان کی ہمت افزائی کی گئی۔ بعدازاں ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور کنوینر کانفرنس الحاج وکیل پرویز نے مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے سالانہ حسابات کے ساتھ ساتھ چونتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اخراجات اور شعبہ تعمیرات کے حسابات بھی بالتفصیل پیش کیے۔ جس پر موقر اراکین عاملہ نے خوشی واطمینان کا اظہار کیا۔ اس اجلاس میں جماعتی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ دعوتی، فلاحی، تعلیمی، رفاہی اور تعمیراتی اور دیگر انسانی خدمات کے لیے غور وفکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں جمعیت کے مالی استحکام خاص طور سے اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا میں زیر تعمیر آڈیٹوریم اور اہل حدیث منزل میں تعمیراتی کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے اہل خیر ومحسنین حضرات سے بھرپور مالی تعاون کی اپیل کی گئی۔ اجلاس میں حالیہ ۳۴ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے جملہ ذمہ داران کی ستائش اور

مبارک پیش کی گئی۔ ساتھ ہی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران وارا کین خصوصا امیر محترم کے خلاف بعض طالع آزما لوگ جو امیر محترم کی قصیدہ خوانی میں خصوصی نمبر نکال چکے ہیں اور عالمی شخصیت بنا کر ان پر سیمینار کر چکے ہیں، کی ہرزہ سرائیوں اور غلط الزام تراشیوں خاص طور سے جامعہ ابوبکر صدیق الاسلامیہ بہار کی جیت پور میں واقع شاخ مدرسہ کی بلڈنگ میں جعل سازی وتزویر کے ذریعہ جمعیت کا بینر چسپاں کرکے لوگوں کو گمراہ کرنے کی پرزور مذمت کی گئی اور انھیں تنبیہ کی گئی کہ اس طرح کی حرکتوں سے باز رہیں۔ نیز جمعیت کی مجالس شوریٰ یا عاملہ کے علاوہ کسی کونسل یا آل انڈیا مجلس کے ہونے کی تردید کرتے ہوئے تلقین کی گئی کہ کونسل کے نام پر اس طالع آزما شخص کے غلط پروپیگنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ اسی طرح اجلاس میں دیگر ذمہ داران کی مصالحتی مساعی اور جماعت میں اتحاد ویگانگت قائم کرنے کے لیے جاری کوششوں کی تائید وتوثیق کی گئی۔ اسی طرح بعض صوبائی جمعیتوں کے انتخاب جدید کے لئے ایڈھاک کمیٹی بھی تشکیل دینے کی تجویز پاس ہوئی۔ اجلاس میں ملک وملت اور عالمی مسائل کے متعلق قراردادو تجاویز پاس کی گئیں۔

مجلس عاملہ کی قرارداد میں ملی تنظیموں اور ان کے سربراہوں سے آپسی احترام اور بقائے باہم کی ضرورت پرزور اور گائے کے تحفظ کے نام پر ہجومی تشدد اور مسلمانوں اور دلتوں کو ہلاک کرنے اور انہیں زدوکوب کرنے کے واقعات پر اظہار تشویش اور داعش ودہشت گردی کی پرزور مذمت اور ملک وملت وسماج دشمن عناصر کی سرکوبی میں انتظامیہ اور حکومت کا بھرپور ساتھ دینے کی اپیل کی گئی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وطن عزیز میں قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا کو بنائے رکھیں اور فرقہ پرستوں اور نفرت پھیلانے والے عناصر کی سازشوں کا شکار نہ ہوں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسلام امن وشانتی، بھائی چارہ اور انسانیت نوازی کا مذہب ہے۔ اس کے خلاف غلط فہمیوں کے ازالہ کی ضرورت پرزور اور ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب سے ہونے والے جانی ومالی نقصانات پر اظہار رنج وغم اور ہلاک شدگان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔ حسب سابق یوم آزادی ۱۵/اگست کو پورے ملک میں جوش وخروش سے منانے کی اپیل کی گئی اور آزادی کی نعمت کو ملک وملت اور انسانیت کی تعمیر وترقی میں صرف کرنے کی تلقین کی گئی۔ نیز دہشت گردانہ کارروائیوں کے شبہ میں قید نوجوانوں کی ضمانت پر رہائی اور ملک کی مختلف عدالتوں سے باعزت بری ہونے والے نوجوانوں کو معاوضہ کی اپیل کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ملک کی مختلف عدالتوں سے مسلم نوجوانوں کا باعزت بری ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کا ملک مخالف سرگرمیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ قرارداد میں آسام کے باشندوں کی شہریت کا معاملہ انسانی بنیادوں پر حل کرنے اور فرقہ وارانہ فسادات کے انسداد کے لیے ٹھوس قدم اٹھانے اور ملک میں بڑھتے عصمت دری کے واقعات پر اظہار تشویش اور عدالتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ سعودی عرب اور ابوظبی کے خلاف حوثی باغیوں کے حملوں کی مذمت کی گئی۔

قرارداد میں اٹھارہویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد کی ستائش اور ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ اور اسے وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے اس طرح کے پروگراموں کے منعقد کرتے رہنے پر زور دیا گیا۔ قرارداد میں فلسطین کے باشندوں پر اسرائیلی مظالم اور ان کے جملہ حقوق کو سلب کرنے کی کوششوں، بیت المقدس کو اسرائیلی راجدھانی بنانے کے فیصلے اور وہاں بعض مغربی ممالک کے سفارت خانے کھولے جانے کی مذمت کرتے ہوئے اس فیصلہ کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عاملہ کی قرارداد میں جماعت کے مشہور ومعروف علماء اور اہم ملی وسماجی شخصیات کے انتقال کو ملک وملت کے لیے عظیم خسارہ قرار دینے کے ساتھ ان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

قرارداد کا متن:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اپنے اس یقین کا اعادہ کرتا ہے کہ اسلام امن وشانتی، اخوت وبھائی چارگی، رواداری، ایثار وہمدردی اور انسانیت نوازی کا مذہب ہے۔ اس کے عقائد اور تعلیمات کائنات کی فلاح وبہبود کی ضامن ہیں اس کے برخلاف اپنوں اور غیروں کی طرف سے غلط فہمیوں کو ہوا دی جارہی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ خالص اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر اور برادران وطن تک پہنچا کر غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔

☆ باہمی عزت واحترام بقائے باہم کے اہم اصولوں میں سے ہے، اسی میں قوم وملت کی بھلائی مضمر ہے لہٰذا مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تمام ملی تنظیموں، ان کے سربراہان اور عامۃ المسلمین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے احترام کا خاص خیال رکھیں نیز کبھی بھی ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی اور طعن وتشنیع کا رویہ روا نہ رکھیں نیز کوئی بھی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے ملکی وملی مفاد اور اتحاد بین المسلمین کو زک پہنچتی ہو۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس گائے کے تحفظ کے نام پر مسلمانوں اور دلتوں کو ہلاک کرنے اور انہیں زدوکوب کرنے کے روزافزوں واقعات پر اظہار تشویش کرتے ہوئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہجومی تشدد (موب لنچنگ) کے متعلق عدالت عظمی کی ہدایات کو روبہ عمل لانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ عدالت عظمیٰ اور وزیراعظم کی تنبیہ کے باوجود شرپسند عناصر کے اجتماعی تشدد کا مطلب ہے کہ دوسروں کے جان ومال سے کھلواڑ کرنے والوں کو قانون کا خوف نہیں رہ گیا ہے جو کہ قوم وملک کے لئے نہایت افسوسناک اور خطرناک صورت حال ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف غیر جانبدارانہ اور سخت کارروائی کی جائے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک وبیرون ملک ہونے والے دہشت گردانہ واقعات نیز داعش ودیگر تمام دہشت گرد تنظیموں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ داعش کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ بعض عالمی طاقتوں کی ساختہ و پرداختہ ہے جسے اسلام نیز

مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے کھڑا کیا گیا ہے۔ دہشت گردی کی روک تھام، ہر حکومت اور ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کسی ناخوشگوار واقعہ کی آڑ میں کسی خاص طبقہ کو مورد الزام ٹھہرانا کسی بھی طرح درست نہیں ہے لہذا یہ اجلاس دہشت گردانہ واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرکے اصل مجرموں کو سزا دینے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب سے ہونے والے جانی ومالی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم اور دکھ نیز ہلاک شدگان کے اعزاء واقرباء سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے ساتھ ہی حکومتوں وعوام الناس سے اپیل کرتا ہے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں بلاتفریق مذہب متاثرین کی زیادہ سے زیادہ امداد کریں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کی مختلف ریاستوں میں دہشت گردانہ کارروائیوں کے شبہ میں محبوس نوجوانوں کی ضمانت پر رہائی اوران کے مقدمات کے جلد نپٹارے کی اپیل کرتے ہوئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے ان نوجوانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں ہماری فاضل عدالتوں نے باعزت بری کردیا ہے نیز ان افسران کے خلاف قانونی اور تادیبی کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے جو بے بنیاد الزامات عائد کرکے نوجوانوں کے قیمتی اوقات کو ضائع کرنے اوران کے خاندان ورشتہ داروں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں مجلس عاملہ کا یہ احساس ہے کہ ملک کی عدالتوں سے مسلم نوجوانوں کا باعزت بری ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کا غیر سماجی اور ملک مخالف سرگرمیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس آسام کے اصلی باشندوں کی شہریت کے معاملہ کو انسانی بنیادوں پر حل کئے جانے کی اپیل کرتا ہے نیز ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہریت کے معاملہ کو نہ تو سیاسی رنگ دیا جائے اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی ایسا بیان یا اقدام کیا جائے جس سے وہاں کے باشندوں میں امتیازی سلوک کا احساس پیدا ہو۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات ملک کی تعمیر وترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی نابرابری اور نفرت کا ماحول پیدا کرنے میں بھی منفی کردار ادا کررہے ہیں لہٰذا حکومت سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ان کے سدباب کے لئے ٹھوس قانون بنائے اور کسی بھی فساد کے تئیں مقامی انتظامیہ کو جوابدہ بنایا جائے۔ علاوہ ازیں باشندگان وطن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے مواقع پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی بنائے رکھیں اور کسی بھی افواہ پر توجہ نہ دیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران وارا کین خصوصا امیر محترم کے خلاف بعض طالع آزما لوگ جو کل تک امیر محترم کی قصیدہ خوانی میں خصوصی نمبر نکال چکے ہیں اور عالمی شخصیت بنا کر ان پر سیمینار کرچکے ہیں، کی ہرزہ سرائیوں اور غلط الزام تراشیوں خصوصاً جامعہ ابوبکر صدیق الاسلامیہ بہار کی شاخ جیت پور میں واقع مدرسہ کی بلڈنگ میں جعل سازی وتزویر کے ذریعہ جمعیت کا بینر چسپاں کرکے لوگوں کو گمراہ کرنے کی پرزور مذمت کرتا ہے اورانھیں تنبیہ کرتا ہے کہ وہ اپنی مذبوحی حرکتوں سے باز آئیں۔ نیز واضح کرتا ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مجلس عاملہ ومجلس شوریٰ کے علاوہ کوئی دوسری کونسل یا مجلس نہیں ہے اس لیے اس طالع آزما شخص کے پروپیگنڈوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس آزادی وطن کو عظیم نعمت قرار دیتے ہوئے عامۃ الناس کو تلقین کرتا ہے کہ وہ حسب سابق یوم آزادی (پندرہ اگست) کو پورے ملک میں جوش وخروش سے منائیں اور آزادی کی نعمت کی شکر گذاری وقدردانی کو ملک وملت اور انسانیت کی تعمیر وترقی میں جٹ کر لگائیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس وطن عزیز میں عصمت دری وقتل کے بڑھتے واقعات پر اظہار تشویش کرتا ہے اور ہر خاص وعام سے اپیل کرتا ہے کہ اخلاقیات کی بگڑتی صورت حال، خواتین پر زیادتی، جہیز نیز اس کی آڑ میں زدوکوب، وراثت میں حق تلفی جیسی برائیوں کے خاتمہ کے لئے بیداری کا ثبوت دیں اور ان کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیراہتمام دودنوں سے جاری عظیم الشان ۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد کو بنظر تحسین دیکھتا ہے اوراس کی اہمیت ومعنویت کے پیش نظر ذمہ داران سے گزارش کرتا ہے کہ وہ اس طرح کے مسابقے حسب روایت جاری رکھیں۔ تاکہ مسلمانوں کے اندر قرآن کریم کی تلاوت تجوید، حفظ اوراس کے معنی ومفہوم پر غور کرنے کا شوق وجذبہ پیدا ہو ان کی زندگی قرآن کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو اور نئی نسل کے اندر مسابقت کا ذوق وشوق پیدا ہو۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیراہتمام حالیہ چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت منعقدہ ۹-۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء بمقام رام لیلا گراؤنڈ نئی دہلی کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارک باد پیش کرتا ہے اوراس کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس طرح کے کامیاب پروگرموں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مملکت توحید سعودی عرب اور ابوظہبی کے خلاف حوثی باغیوں کے حملوں کی پرزور مخالفت کرتا ہے اور مملکت سعودی عرب کی مرکزیت کو نقصان پہنچانے کی سازشوں اور مہموں کی سخت تردید کرتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس فلسطین کے باشندوں کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ وظالمانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فلسطین کے مسئلہ کو فوری طور پر حل کرے کیوں کہ

فلسطین میں اسرائیل کی یک طرفہ کارروائی مشرق وسطی میں بدامنی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔اجلاس کا ماننا ہے کہ جب تک اسرائیل کو اقوام متحدہ کی قراردادوں اور عالمی قوانین کا پابند نہیں بنایا جائے گا حالات بگڑتے چلے جائیں گے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ اسرائیل کو صہیونی ریاست اور عبرانی کو ریاست کی سرکاری زبان قرار دینا باشندگان فلسطین اور ان کی عربی زبان کے ساتھ بدترین قسم کی زیادتی ہے۔اوران کے جملہ حقوق کو سلب کرلینے کی جانب انتہائی مذموم اقدام ہے،لہذا یہ اجلاس اقوام عالم سے اپیل کرتا ہے کہ مذکورہ قراردادوں کو واپس لینے کے لیے حکومت اسرائیل اور اس کے تنگ نظر اور نسلی تعصب کے شکار زعماء وقائدین پر دباؤ ڈالے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ بیت المقدس کو اسرائیلی ریاست کی راجدھانی قرار دیئے جانے کا فیصلہ اور بعض مغربی ممالک کا وہاں اپنے سفارتخانے کھول لینا انتہائی بدبختانہ اور قابل مذمت اقدام ہے۔لہذا یہ اجلاس اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت کو اس طرح کی گھناؤنی کارروائیوں سے باز رکھنے کی ہر ممکن سعی واقدام کرے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عام کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر وسابق ناظم عمومی معروف عالم دین مولانا عبدالوہاب خلجی، سکریٹری مدرسہ ضیاء العلوم مولانا رضاء اللہ سلفی کی اہلیہ، استاذ دارالعلوم سیدنا ابوعبیدہ الجراح مولانا ثناء اللہ سلفی، سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وسابق نائب امیر شہری وضلعی جمعیت اہل حدیث اٹاوہ حاجی عبدالقیوم، ضلعی جمعیت اہل حدیث بھوپال کے امیر جناب راشد الحسن، جامعہ اتحاد ملت اٹوا بازار کے سابق شیخ الجامعہ مولانا زین العابدین، معروف عالم دین قاری نجم الحسن فیضی صاحب کے داماد اورداعی مولانا محمد توحید عالم فیضی، نیپال کے معروف داعی مولانا محمد جعفر سلفی، معروف داعی مولانا شہاب الدین سلفی فردوسی پونہ، جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈا نگر نیپال کے شیخ الجامعہ مولانا مختار احمد مدنی، صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان کے امیر الحاج عبدالرحمٰن خلجی، سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ بنارس استاذ الاساتذہ مولانا عبدالسلام مدنی، امیر محترم کے ماموں جناب فضل حق، مہتمم دارالعلوم دیوبند وقف مولانا محمد سالم قاسمی، سابق امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث بھوپال مولانا رافع عرب، صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار کے نائب امیر مولانا خورشید عالم مدنی کی صاحبزادی، رکن شوریٰ جناب عثمان صاحب میرٹھ کے والد، چمپارن بہار کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت جناب شرف الدین صاحب اور حقوق انسانی کے کارکن جسٹس راجندر سچر وغیرہم کے انتقال پر رنج وغم کا اظہار اور ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے نیز اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحومین کی لغزشوں سے درگزر اور حسنات وخدمات کو قبول فرماکر جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے اور پسماندگان اوراعزاء واقرباء کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین یارب العلمین

☆☆☆

(بقیہ:صفحہ نمبر۲۱ کا)

سادسا: ''ورلڈکونسل آف مسلم کمیونٹی'' کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنے اداروں اور بین الاقوامی تنظیموں واداروں خاص طور پر عالم اسلام کے اداروں کے درمیان کوآرڈینیشن کے لیے حکمت عملی تیار کرے۔

سابعا:اسی طرح شرکاء کانفرنس درج ذیل چند عملی اقدامات کرنے کی بھی سفارش کرتے ہیں:

۱۔انتہاپسندی ودہشت گردی کی سیاسی ،سماجی، اقتصادی اورفکری تمام شکلوں کے پھیلنے کے اسباب کی روک تھام کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں اورانہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم مصمم کیا جائے۔

۲۔ثقافتی امور کے سلسلے میں بین الاقوامی تنظیموں کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کو دوچند کیا جائے تاکہ باہمی گفتگو، رواداری، بین المذاہب مفاہمت کو اس سے تقویت ملے، ساتھ ہی سوشل والیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ کسی کی تخفیف یا تضحیک سے اجتناب کی جاسکے۔

۳۔مسلم دینی وسیاسی قیادت کو تعصب وگروہ بندی پر مشتمل تقریروں تحریروں جنہیں سوشل میڈیا کے نشر کیا جاتا ہے سے اجتناب وپرہیز کی ترغیب دی جائے، کیونکہ ان سے نفرت وعداوت اور تشدد ودہشت گردی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۴۔غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کی خبروں کو مختلف ذرائع ابلاغ وسوشل میڈیا کے ذریعہ نشر کرنے کے لیے تعاون وحوصلہ افزائی کی جائے،ساتھ ہی الیکٹرونک سائٹس بناکر امن وآشتی ورواداری کی ثقافت کو پھیلایا جائے اور ٹریننگ پروگرام نیز ورکشاپ منعقد کرکے ہر قسم کی انتہاپسندی کا مقابلہ کیا جائے تاکہ مختلف تہذیبوں ومذاہب کے درمیان قربت کا ماحول تیار کیا جاسکے۔

۵۔غیر مسلم ممالک میں مسلم کمیونٹیز کے بااثر ورہنما لوگوں کے گروپ بناکر ٹریننگ پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ بقائے باہم ورواداری کی تہذیب کو فروغ حاصل ہوسکے۔

۶۔رجال کار اور ڈونر اداروں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ بقائے باہم ورواداری کی قدروں کو تقویت پہنچائیں اور حتی الامکان ان کا ہمہ جہت تعاون کریں۔

۷۔کانفرنس کے فیصلوں پر نظر رکھنے کے لیے ایک پروفیشنل کمیٹی بنائی جائے اور متعلقہ جہات ان کی تنفیذ میں حصہ لیں۔

کانفرنس کے اختتام پر شرکاء کانفرنس نے متحدہ عرب امارات کی حکومت کا اس کانفرنس کے انعقاد ومیزبانی، دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسائل کے حل اور اس میں تعاون، علم واہل علم کی سرپرستی، بقائے باہم اور امن عالم کے لیے کی جارہی کوششوں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

(۱)

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا شاندار آغاز

قرآن کی تعلیمات ملک وملت اور انسانیت کے لیے رحمت کی ضمانت/مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

دہلی، ۲۸/جولائی ۲۰۱۸ء

قرآن کریم پوری دنیائے انسانیت کے لئے اللہ کا آخری اور ابدی پیغام ہے، قرآن کی تعلیمات کو اپنا کر ہی انسان دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے، اس کی تعلیمات ملک وملت اور انسانیت کے لیے رحمت کی ضمانت ہیں، قرآن کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لے رکھی ہے۔ ہماری طاقت وقوت اور عزت قرآن کریم ہے جس کے لیے ہم جمع ہیں۔ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے صدارتی خطاب میں کیا۔ وہ آج صبح دس بجے اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اٹھارہویں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے افتتاحی پروگرام میں مہمانان کرام وشرکاء مسابقہ سے خطاب فرمارہے تھے۔

امیر محترم نے شرکاء مسابقہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آپ ہی توجہ کا مرکز ہیں۔صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین جو انبیاء کے بعد سب سے زیادہ معزز اور انسانیت کے لیے سب سے زیادہ بامقصد گروہ ہے، وہ قرآن کریم سے شغف کو اپنا مقصد اولین تصور کرتے تھے۔ہمیں اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے کہ ہم بھی آج اسی قرآن کریم کی نسبت سے جمع ہوئے ہیں اور ہمیں اللہ جل شانہ نے یہ موقع نصیب فرمایا کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے سوچیں۔ مدارس کے ذمہ داران ومعاونین کے تئیں ہم شکرگذار ہیں جو چٹائیوں پر بیٹھ کر اعلیٰ درجہ ومرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں ان کا بہت بلند مقام ہے لیکن افسوس کہ ان میں سے بعض اپنے مقام ومرتبہ سے بے خبر ہیں۔آپ کو اللہ کی اس نعمت پر شکرادا کرنا چاہیے کہ اس نے اتنی بڑی نعمت وسعادت کے لیے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔سلف نے علم کی خاطر بہت سی پریشانیاں اٹھائیں ہمیں بھی علم دین کے حصول کے راستے میں آنے والی پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

امیر محترم نے مزید فرمایا: سب سے کامیاب طالب علم وہ ہے جو کم نمبر پاکر ہمت نہ ہارے، اللہ کا شکرادا کرے اور اس کی نظر اپنے اصلی مقصد پر رہے۔مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا: جمعیت نے روز اول ہی سے قرآن کا ہر ناحیہ سے اہتمام کیا ہے اس کا ترجمہ وتفسیر، اشاعت وطباعت وتقسیم کو ہمیشہ اپنا مطمح نظر بنایا۔ جب قرآن سوزی کا حادثہ پیش آیا تو جمعیت نے احتجاج ومظاہروں کے بجائے اس کی نشرواشاعت کی جانب توجہ دی اور خاص طور پر اسے بڑی تعداد میں یونیورسٹیوں کی لائبریریوں، پانچ ستارہ ہوٹلوں تک پہنچایا۔ درحقیقت جس نے قرآن کو حقیقی معنوں میں پڑھا، سمجھا، اس کی خدمت کی وہ عظیم انسان اور انسانیت نواز بن گیا، اس سے کوئی غلط کام سرزد نہیں ہوسکتا۔ یہ قرآن ہی ہے جس نے بدترین معاشرہ کو بہترین معاشرہ میں بدل کر رکھ دیا اور اس طرح وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہوگئے ۔ حامل قرآن بننے سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو اس کا اہل بنانے کی ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسابقہ کو ملک وملت و جماعت کے لیے مفید اور ہمارے لیے توشۂ آخرت بنائے۔آمین

مرکزی جمعیت کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا: انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ آج ہم جس نسبت سے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ نسبت قرآن کی ہے جس نے پوری انسانیت کو ایک لڑی میں پرودیا۔ انسان بنایا، نور کی شمع روشن کی۔قرآن ایک عظیم کتاب ہے اس سے جو بھی منسوب ہوا اس کے درجات ومراتب بلند ہوئے۔ہمیں نبی کے فرمان خیرکم من تعلم القرآن وعلمه کی مصداقیت پر فخر کرنا چاہیے۔

مرکزی جمعیت کے مفتی شیخ جمیل احمد مدنی نے مسابقہ سے متعلق اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا: ہماری نسبت ایسی کتاب سے ہے کہ عرب کے بڑے بڑے اور نامور فصحاء جنہیں اپنی زبان دانی پر ناز تھا قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت کے آگے ہیچ ہوگئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب کو پڑھنے کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ یہ مسابقہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ ایک عرصہ سے مرکزی جمعیت اس کو منعقد کرتی آرہی ہے اور اس کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ اس سے ہر خاص وعام میں بیداری آئی ہے اور اس سے حفظ کا شوق وجذبہ پیدا ہوا ہے۔ اس کے لیے مرکزی جمعیت کی قیادت شکریے کا مستحق ہے۔اللہ تعالیٰ ذمہ داران جمعیت کو مزید فعال بنائے۔آمین

دارالعلوم وقف دیوبند کے نمائندے قاری واصف نے اپنے تاثراتی کلمات میں فرمایا: جب جب ہم نے قرآن سے اپنا رشتہ جوڑا ہے اللہ کی مدد آئی ہے۔صحابہ

کرام کا قرآن کریم سے شغف کسی پر مخفی نہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد کو قبول فرمائے اور ذمہ داران مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اجر جزیل سے نوازے۔ آمین

پروگرام میں مسابقہ کے تئیں ذمہ داران مرکزی جمعیت کے علاوہ، ذمہ داران صوبائی جمعیات نے بھی اپنے اپنے تاثرات پیش کئے جن میں مرکزی جمعیت کے نائب ناظم مولانا ریاض احمد سلفی، مولانا محمد علی مدنی وامیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش مولانا عبدالقدوس عمری، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی نے بھی اپنے اپنے تاثرات پیش کیے اور طلبہ کی اتنی بڑی تعداد اور حسن انتظام پر جمعیت کی قیادت کا شکریہ ادا کیا نیز مختصر کلمات میں اس کی افادیت پر روشنی ڈالی۔

پروگرام کے اختتام پر مرکزی جمعیت کے ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے جملہ مہمانان گرامی، حکم حضرات وشرکاء مسابقہ کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کیا اور شرکت کے لیے شکریہ ادا کیا۔

واضح ہو کہ اٹھارہویں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کی افتتاحی نشست کا آغاز جامعہ دارالہدیٰ کولکاتا کے استاذ حافظ وقاری اشرف الحق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اور صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے انجام دیے۔

پریس ریلیز کے مطابق یہ مسابقہ کل مورخہ ۲۹/جولائی ۲۰۱۸ء کی شام تک پورے آب وتاب کے ساتھ جاری رہے گا۔ اختتامی اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوگا جس میں مسابقے کے چھ زمروں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو اکابرین ملک وملت وجماعت کے ہاتھوں توصیفی سند اور انعامات سے نوازا جائے گا اور تمام شرکاء کو توصیفی سند اور تشجیعی انعامات دیئے جائیں گے۔

(۲)

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس اختتام پذیر

اہم ملکی، ملی، جماعتی اور سماجی مسائل پر غور وخوض اور تبادلہ خیال

آزادیٔ وطن کی نعمت کی قدردانی وشکر گزاری بطور تعمیر وترقی ملک وملت اور انسانیت نوازی کی اپیل

نئی دہلی: ۲۹/جولائی ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری بیان کے مطابق آج مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی زیر صدارت اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے بیشتر صوبوں سے اراکین عاملہ، ذمہ داران صوبائی جمعیات اور مدعوئین خصوصی نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مختلف شعبہ جات کے تحت ہوئی پیش رفت کی کارکردگی رپورٹ اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے جمعیت اور کنوینز کانفرنس نے کانفرنس کے اخراجات بالتفصیل نیز شعبہ تعمیرات کے حسابات بھی پیش کیے۔ جس پر موقر اراکین عاملہ نے خوشی واطمینان کا اظہار کیا۔ اس اجلاس میں جماعتی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ دعوتی، فلاحی، تعلیمی، رفاہی اور تعمیراتی اور دیگر انسانی خدمات کے لیے غور وفکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں جمعیت کے مالی استحکام خاص طور سے اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا میں زیر تعمیر آڈیٹوریم اور اہل حدیث منزل میں تعمیراتی کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے اہل خیر ومحسنین حضرات سے بھر پور مالی تعاون کی اپیل کی گئی۔ اجلاس میں حالیہ ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے جملہ ذمہ داران کی ستائش اور مبارک پیش کی گئی۔ اجلاس میں ملک وملت اور عالمی مسائل کے متعلق قرار داد اور تجاویز پاس کی گئیں۔

مجلس عاملہ کی قرار داد میں ملی تنظیموں اور ان کے سربراہوں سے آپسی احترام اور بقائے باہم کی ضرورت پر زور، جعل سازی وتزویر کے ذریعہ کچھ لوگوں کی طرف سے بعض الزام تراشیوں کی تردید ومذمت اور گائے کے تحفظ کے نام پر ہجومی تشدد اور مسلمانوں اور دلتوں کو ھلاک کرنے اور انہیں زدوکوب کرنے کے واقعات پر اظہار تشویش اور داعش ودہشت گردی کی پرزور مذمت اور ملک وملت وسماج دشمن عناصر کی سرکوبی میں انتظامیہ اور حکومت کا بھرپور ساتھ دینے کی اپیل کی گئی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وطن عزیز میں قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا کو بنائے رکھیں اور فرقہ پرستوں اور نفرت پھیلانے والے عناصر کی سازشوں کا شکار نہ ہوں۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ اسلام امن وشانتی، بھائی چارہ اور انسانیت نوازی کا مذہب ہے۔ اس کے خلاف غلط فہمیوں کے ازالہ کی ضرورت پر زور اور ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب سے ہونے والے جانی ومالی نقصانات پر اظہار رنج وغم اور ہلاک شدگان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔ حسب سابق یوم آزادی ۱۵/اگست کو پورے ملک میں جوش وخروش سے منانے کی اپیل کی گئی اور آزادی کی نعمت کو ملک وملت اور انسانیت کی تعمیر میں صرف کرنے کی تلقین کی گئی۔ نیز دہشت گردانہ کارروائیوں کے شبہ میں قید نوجوانوں کی ضمانت پر رہائی اور ملک کی مختلف عدالتوں سے باعزت بری ہونے والے نوجوانوں کو معاوضہ کی اپیل کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ملک کی مختلف عدالتوں

سے مسلم نوجوانوں کا باعزت بری ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کا ملک مخالف سرگرمیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ قرارداد میں آسام کے باشندوں کی شہریت کا معاملہ انسانی بنیادوں پر حل کرنے اور فرقہ وارانہ فسادات کے انسداد کے لیے ٹھوس قدم اٹھانے اور ملک میں بڑھتے عصمت دری کے واقعات پر اظہار تشویش اور عورتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ سعودی عرب اور ابوظبی کے خلاف حوثی باغیوں کے حملوں کی مذمت کی گئی۔

قرارداد میں اٹھارہویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد کی ستائش اور ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ قرارداد میں فلسطین کے باشندوں پر اسرائیلی مظالم اور ان کے جملہ حقوق کو سلب کرنے کی کوششوں، بیت المقدس کو اسرائیلی راجدھانی بنانے کے فیصلے اور وہاں بعض مغربی ممالک کے سفارت خانے کھولے جانے کی مذمت کرتے ہوئے اس فیصلہ کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عاملہ کی قرارداد میں جماعت کے مشہور ومعروف علماء کے انتقال کو ملک وملت کے لیے عظیم خسارہ قرار دینے کے ساتھ ان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ہونے والے دوروزہ آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا آج اختتامی پروگرام ہوگا جس میں ملک وملت کے مشہور ومعروف علماء و دانشوران خطاب کریں گے اور اس مسابقہ میں امتیازی پوزیشن لانے والے طلباء کو انعامات اور شریک ہونے والے تمام طلباء کو تشجیعی انعامات اور اسناد پیش کی جائیں گی۔

(۳)

اٹھارہواں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند بحسن وخوبی اختتام پذیر

دہلی، ۳۰/جولائی ۲۰۱۸ء

اگر ہم قرآن کی تعلیمات کو صحیح معنوں میں اپنالیں تو انسانیت کی کایا پلٹ سکتی ہے اور پوری انسانیت اس کی برکتوں سے مستفید ہوسکتی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کر لینا یا اس کو حفظ کر لینا سعادت کی بات ہے مگر یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کو اپنی رگ وپے میں بسانے اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے ہی سے اس کا حق ادا ہوسکتا ہے۔ اس کی انسانیت نواز تعلیمات اور امن وشانتی کے پیغام کو پوری انسانیت کے سامنے اللہ کے لیے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کا پیغام اور تعلیمات کسی خاص قوم ونسل یا خطہ ارضی کے باشندوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے عام ہیں۔ مسلم قوم اگر قرآن کریم کی تعلیمات کی نشرواشاعت کا فرض منصبی کما حقہ ادا کردے اور اس کی عملی تفسیر لوگوں کے سامنے پیش کردے تو اس خطۂ ارضی پر رہنے والے ہر فرد بشر ہی نہیں بلکہ ہر ذی روح کی مشکلات دور اور کائنات کو امن وسکون حاصل ہوسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے صدارتی خطاب میں کیا۔ وہ ۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ حفظ تجوید وتفسیر قرآن کریم کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمارہے تھے۔

امیر محترم نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکائے مسابقہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنے سینوں میں قرآن کریم کی دولت کو محفوظ کیا ہے اس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ حضرات اپنے مقام ومرتبے کو پہچانیں اور اللہ جل شانہ کے انسانیت کے نام پیغام ودستور یعنی قرآن کریم سے وابستگی پر فخر محسوس کریں۔ ہم جملہ ذمہ داران جمعیت آپ تمام شرکاء مسابقہ وحکم حضرات کا تہہ دل سے اس میں شرکت کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں اور بارگاہ رب دوعالم میں دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا اور کما حقہ اس کی خدمت انجام دینے والا بنادے۔ آمین

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے صوبائی جمعیتوں وملی تنظیموں کے ذمہ داران سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند یہ مسابقہ علماء اور عوام کے اندر حوصلہ وجذبہ پیدا کرنے کے لئے منعقد کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان کو قرآن کے مقام ومرتبہ کو جاننا اور پہچاننا چاہیے۔ انہوں نے قرآن کی روشنی میں زندگی سنوارنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں جب کہ لوگوں کے اندر مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اور دشمنان اسلام ماحول کو مزید خراب کرنے کی کوشش کررہے ہیں ایسے میں قرآن کریم کا تعارف کرانے اور اس کی تعلیمات کو پھیلانے اور ان کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کے صدر مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی نے مسابقہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تعلیمی، رفاہی اور نوجوانوں کی ذہن سازی کے لئے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ دیگر تنظیموں کو بھی مرکزی جمعیت کی طرح کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت روئے زمین پر قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو لفظی اور معنوی اعتبار سے محفوظ ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مسابقہ ودیگر بامقصد اور دہشت گردی مخالف پروگراموں کے انعقاد پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

جماعت اسلامی ہند کے سکریٹری مولانا رفیق احمد قاسمی نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ حفاظ قرآن کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن جاننے والوں کو نہ جاننے والوں

اورنہ پڑھنے والوں کوسکھائیں۔انہوں نے قرآن کی عملی تفسیر کی ضرورت پرزور دیتے ہوئے کہا کہ قرآن سے وابستہ نہ ہونے کی وجہ سے آج ہماری کوئی وقعت نہیں ہے۔ قرآن سے تعلق استوار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

دہلی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ظفرالاسلام نے مسابقہ میں شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت قرار دیتے ہوئے کہا کہ قرآن پرعمل کرنے والے دنیا میں ممتاز انسان ہیں۔دہشت گردی کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران نے مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزامات کوجھوٹ ثابت کرنے کا فریضہ انجام دیا۔انہوں نے کہا کہ قرآن کے حفظ کے ساتھ ہی ساتھ اس پرعمل کرنا اور کرانا سب سے بڑا مقصد ہے تبھی قرآن کا حق ادا ہوگا۔اگرہم اپنے آپ کو اسلاف کی طرح قرآن سے وابستہ کرلیں تواسلاف کی طرح دنیا وآخرت میں کامیاب ہوں گے۔انہوں نے مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو اس عظیم الشان مسابقہ کے مسلسل انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

ہمالیہ ڈرگس کے چیئرمین سید فاروق صاحب نے کہا کہ یہ قرآن کا امتیاز ہی ہے کہ جتنا قرآن کے حفظ کا رواج وچلن ہے اتنا دنیا کی کسی بھی کتاب کا نہیں ہے۔انہوں نے قرآن کے معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے سائنس کی بعض تحقیقات کا حوالہ بھی دیا۔انہوں نے پروگرام کے سلسلے میں ستائشی کلمات کہے اور مرکزی جمعیت کی قیادت کو اس کے لیے مبارکباد پیش کی۔

انجمن منہاج رسول کے صدر سید اطہر حسین دہلوی نے ذمہ داران مرکزی جمعیت کو مسابقہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگرعزم وحوصلہ ہو تو اس کا پھل ملتا ہے اورعزم کا نتیجہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کاموں میں نظر آرہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر قرآن وسنت سے وابستگی رہے گی تو آخرت میں کامیابی ضرور ملے گی اور بھٹکنے کی صورت میں ناکامی ہی ناکامی ہے۔انہوں نے اس ۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے بچوں کی عمدہ تربیت پر زور دیا۔

دہلی حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو جناب اشفاق احمد عارفی نے مسابقہ کے انعقاد پر اظہار مسرت کیا اور اس طرح کے پروگرام کے انعقاد پر ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد نے مسابقہ کے انعقاد کی ستائش کی اور کہا اللہ کا کلام مٹنے والا نہیں کیونکہ اللہ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرہم قرآن کے پیغام کو ہر فرد تک پہنچانے کو اپنا مشن بنالیں تو ہم کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔

ڈاکٹر تاج الدین صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کی بات کو عام کرنے کی سخت ضرورت ہے کیوں کہ قرآن پوری انسانیت کے لئے ہے۔انہوں نے کہا کہ جب تک ہم قرآن کی تعلیمات کو عام نہیں کریں گے سکون سے نہیں رہ پائیں گے۔

سرپرست جمعیت مولانا صلاح الدین مقبول نے مسابقہ کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس قرآن کے ذریعہ ہی نجات ملے گی۔یہ قرآن کریم کا اعجاز ہی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے اسکالرس بدنیتی سے قرآن کے مطالعہ کے باوجود اس پر ایمان لانے پر مجبور ہوگئے۔

مسابقہ کے جملہ حکم حضرات کی نمائندگی اور ذمہ داران سے اظہار تشکر کرتے ہوئے قاری عبدالصمد مدنی حیدرآبادی نے کہا کہ قوم وملت کی خدمت کے حوالہ سے مرکزی جمعیت ممتاز حیثیت کی حامل ہے کیونکہ مسابقہ کے مثبت اثرات پورے ملک میں نظر آرہے ہیں۔مسابقہ کا مقصد قرآن کی نشرواشاعت ہے اور مرکزی جمعیت کی ترقی کا راز قرآن کی نشرواشاعت میں ہے۔ہم نے جو روحانی وقرآنی فضا یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھی اور یہاں کے حسن انتظام واہتمام کو محسوس کیا اس کے لیے ہم مرکز کے شکرگزار ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے قائدین کو بلند حوصلہ دے۔ہم تمام حکم حضرات پورے پروگرام سے خوش ہیں۔

مولانا اقبال احمد محمدی نے مسابقہ کے انعقاد پر اظہار مسرت اور مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ وہ اس مسابقہ کے ذریعہ قرآن کریم کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔اس طرح کے مسابقے ہر ضلع اور صوبہ میں منعقد ہونا چاہئیں۔اس سے لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ عصری تعلیم نہیں بلکہ قرآن کی تعلیم دنیا وآخرت میں بھلائی کا ذریعہ ہے۔

مشہور ومعروف محقق ڈاکٹر عزیز شمس نے اپنے تاثراتی کلمات میں کہا کہ قرآن انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔یہ قرآن کی عظمت ہی ہے کہ اس کو جو بھی پڑھتا ہے وہ اصل منزل تک پہنچ جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب قرآن کو سمجھنے کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہ گیا ہے اس کے لئے قرآن کو اپنی زندگی کا مشن بنالیں۔

جامعۃ الملک سعود کے سابق پروفیسر سرپرست جمعیت مولانا عبدالرحمٰن فریوائی نے کتاب وسنت کے تحفظ کے سلسلے میں مرکزی جمعیت کی خدمت کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے تمام مسائل کا حل قرآن کو سلف کے عقیدہ ومنہج کے مطابق سمجھنے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر حافظ عبدالقیوم ،حافظ یوسف چھمہ نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مفتی جمعیت شیخ جمیل احمد مدنی، رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر عبدالعزیز مدنی، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی، صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعلیم عمری، جھارکھنڈ کے ناظم اعلیٰ مولانا عقیل اختر، صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ کے امیر مولانا عبدالرحیم مکی، صوبائی جمعیت اہل حدیث

آندھرا پردیش کے ناظم عبدالغنی عمری، صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار کے امیر اور مرکزی جمعیت کے نائب ناظم مولانا محمد علی مدنی، صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش کے امیر مولانا عبدالقدوس عمری، جلال الدین فیضی ممبئی، دارالعلوم دیوبند وقف کے استاذ قاری محمد واصف، جامعہ اسلامیہ سنابل کے پرنسپل مولانا نثار احمد مدنی ،صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے امیر مولانا طہٰ خالد سعید ،صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے امیر ڈاکٹر عیسیٰ خان جامعی ،صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا کے ناظم جناب اسلم خان، رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا کلیم اللہ سلفی وغیرہم نے اپنے تاثراتی کلمات پیش کئے اور ۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ نیز ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ پروگرام میں شرکت کرنے والی دیگر اہم شخصیات میں مولانا عزیز احمد مدنی، حافظ شکیل احمد میرٹھی ،صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے ناظم مولانا عبدالرحمٰن سلفی ، دہلی کے ناظم مولانا عرفان شاکر اور رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند حاجی قمرالدین قابل ذکر ہیں۔

مسابقہ کے اختتامی پروگرام کا آغاز جامعہ ابوہریرہ لال گوپال گنج کے قاری شمشاد احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب ناظم مولانا ریاض احمد سلفی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور افتتاحی کلمات میں مرکزی جمعیت کی خدمات کا تعارف پیش کیا۔

مسابقہ میں امتیازی پوزیشن لانے والے سبھی چھ زمروں کے جملہ شرکاء کو تشجیعی نقد انعام، بیش قیمت کتابوں کا تحفہ اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ اس مسابقہ میں ہندوستان کے طول وعرض سے تقریباً آٹھ سو طلبہ متعدد اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے شریک ہوئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے خازن الحاج وکیل پرویز نے آخر میں جملہ شرکاء مسابقہ، حکم حضرات، طلبہ، مقررین، مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور رات گیارہ بجے اسی پر اس نورانی محفل کا اختتام ہوا۔

واضح ہو کہ اختتامی پروگرام گزشتہ کل بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث کمپلیکس ،اوکھلا، نئی دہلی میں منعقد ہوا جس میں ذمہ داران مرکزی جمعیت وصوبائی جمعیات، ارکان مجلس عاملہ مرکزی جمعیت ،شرکاء مسابقہ، حکم حضرات، ذمہ داران ملی تنظیمات، وشہر کے معززین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

☆☆☆

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تازہ ترین پیش کش

تاریخ ردقادیانیت اور خدمات اہل حدیث کے سلسلہ میں معلومات کا خزانہ

ڈاکٹر بہاءالدین حفظہ اللہ کے قلم سے

تحریک ختم نبوت (1 تا 25 جلدیں)

تاریخ اہل حدیث (1 تا 8 جلدیں)

مکتبہ ترجمان کی مطبوعات پر 50% کی رعایت، مدارس، جامعات، مکتبات اور تاجران کتب درج ذیل پتہ سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان

اہل حدیث منزل، 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 110006

فون: 011-23273407، فیکس: 011-23246613

جماعتی خبریں

مقتول اکبر خاں کے لواحقین سے تعزیت کا سلسلہ جاری: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد ہارون سنابلی دہلی سے اپنی ٹیم کے ہمراہ فیروز پور جھرکہ پہنچے وہاں سے صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے امیر ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس وناظم مولانا عبدالرحمٰن سلفی، حاجی سعید احمد کے ہمراہ کول گاؤں پہنچے اور مقتول اکبر خاں کے لواحقین سے ملاقات کی اور ان کو دلاسہ دیا اور مصیبت کی اس گھڑی میں بھی پرامن رہنے کی تلقین کی۔ موصوف نے کہا کہ ہم حکومت راجستھان سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مقتول اکبر خاں کے تمام قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرے تاکہ وہ کیفر کردار تک پہنچیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس سلسلے میں حتی المقدور اپنی کوششوں کو بروئے کار لائے گی اور دوسری تنظیموں اور افراد کے ساتھ حصول انصاف کے لئے شانہ بشانہ کھڑی نظر آئے گی۔ اس موقعہ پر مولانا محمد داؤد سلفی، مولانا محمد اکبر، مولانا خورشید عالم محمدی، حاجی عبدالرشید محمد حسین تاؤڑو، حاجی عبدالرحمٰن نوح وغیرہم موجود تھے۔

(ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ)

حج تربیتی کیمپ کا انعقاد: آج مورخہ ۲۷/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مدرسہ فیض العلوم سیونی کے صدر مدرس جناب حضرت مولانا عبدالودود مدنی صاحب نے جامع مسجد اہل حدیث بھوپال میں جمعہ کا خطبہ پیش کیا جس کا عنوان تھا ''ایمان اور عمل صالح'' احباب جماعت وجمعیت کی خواہش پر موصوف کو خصوصی طور پر بھوپال مدعو کیا گیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد بعد نماز مغرب سے عشاء تک حج کے فضائل ومسائل، طریقہ احرام، طریقہ عمرہ، طریقہ حج، تلبیہ وادعیہ ماثورہ سے متعلق تفصیلی تربیتی پروگرام پیش کیا جس کے انعقاد کے لئے باضابطہ اعلان وپمفلیٹ کے ذریعے سامعین کو مطلع کیا گیا تھا جو موجودہ وقت کے لئے سنہرا موقع اور وقت کا بہترین تقاضہ تھا۔

فریضہ حج وعمرہ کی ادائیگی سے شرف یاب ہونے والے جملہ حجاج امیدوار مرد وزن کے علاوہ دیگر احباب جماعت وجمعیت نے بھی دور دراز سے شرکت فرما کر اس تربیتی پروگرام سے استفادہ کیا، ساتھ ہی جملہ احباب جماعت نے یہ عہد لیا اور تمنا ظاہر کی کہ اب ہر سال حج سے متعلق اس طرح کا تربیتی کیمپ اسی ماہ اسی موقعہ پر اور اسی جگہ بھوپال میں منعقد کیا جائے گا تاکہ جملہ حجاج کرام کے لئے یہ تربیتی کیمپ نافع ثابت ہو اور ان کی نیکیوں میں اضافہ کا سبب بنے۔ یہ پہلا پروگرام تھا جو جامع مسجد اہل حدیث بھوپال کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا بحمد اللہ تعالیٰ یہ پروگرام بحسن وخوبی اختتام تک جاری رہا اور انجام کو پہنچا۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین وما توفیقی الا باللہ

(ابوالحسن فیضی بھوپال مدھیہ پردیش)

دعائے مغفرت: نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جارہی ہے کہ ۲۱/جون ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بوقت بعد نماز مغرب حافظ سراج الدین سلفی بیت نار کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نیک مزاج خاتون اور صوم وصلاۃ کی پابند تھیں ان کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ وہ اپنی ہم عصر سہیلیوں کے بیمار ہونے پر تیمارداری کرتیں اور کمزوری کے باوجود ان کے گھر تک پہنچنے کی فکر میں لگ جاتیں اور اہل خانہ کو صبر کی تلقین کرتیں، مرحومہ نے اپنے پیچھے شوہر، چار بیٹے، ایک بیٹی اور ناتی پوتے چھوڑا ہے، اللہ مرحومہ کی خطاؤں کو معاف کرے اور جنت الفردوس عطا فرمائے اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (غمزدہ: سراج الدین سلفی، مقام بیت نار، پوسٹ رمواپور جگت، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی)

(مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر، ناظم عمومی، ناظم مالیات اور جملہ ذمہ داران و کارکنان نے مذکورہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے)

☆☆☆

آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم سے متاثر ہوکر

گرامی قدر عالی مرتبت جناب امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، لائق صد احترام جناب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، اراکین مجلس عاملہ وعمائدین جمعیت وجماعت، مشائخ عظام اور دور دراز سے تشریف فرما مختلف مدارس، جامعات اور معاہد کے مؤقر ومحترم اساتذہ کرام وذمہ داران اور مسابقہ میں شریک ہونے والے معزز ومکرم شرکاء عزیزان گرامی۔

ہم تمام کو بخوبی معلوم ہے کہ قرآن کریم کتاب ہدایت اور بندوں کے نام رب کریم کا آخری پیغام ہے جس پر عمل پیرا ہوکر انسان دنیوی اور اخروی سعادتوں اور فیروز مندیوں سے شادکام ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں قرآن کریم پر عمل کے ساتھ ساتھ اس کی روشن تعلیمات کو عام کرنا ایک اہم دینی ہی نہیں بلکہ ایک انسانی فریضہ رہا ہے۔ آج امت مسلمہ جن مسائل ومشکلات میں گھری ہوئی ہے اس کا واحد سبب قرآن کی تعلیمات اور اسوہ نبوی سے دوری ہے۔ ایسے پرآشوب اور پرفتن دور میں قرآن مجید کی انسانیت نواز بندہ پرور، حقانی وروحانی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت مزید دوچند ہوجاتی ہے۔ کلمہ توحید کے ماننے والوں پر فرض ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم وتدریس کا اہتمام کریں اور اس کی تلاوت فہم وتدبر کو اپنا وطیرہ بنائیں، اس لئے کہ قرآن مجید فرقان حمید بغض وعناد، منافرت ومخاصمت، قتل وغارت اور فساد وبگاڑ کو صفحہ ہستی سے مٹاتا ہے اور آپسی الفت ومحبت، اصلاح وافلاح، امن وشانتی اور جان ومال کے تحفظ کی تعلیم دیتا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے جن اعلیٰ مقاصد کے پیش نظر اور نئی نسل میں مسابقتی ذوق وجذبہ پروان چڑھانے کی غرض سے اپنی شاندار روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی ''اٹھارہواں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم'' کا انعقاد کیا ہے وہ لائق مبارکباد اور قابل تشکر واطمینان ہے۔ میں مسابقہ کے انعقاد اور حسن انتظام پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ہردلعزیز عالی مرتبت امیر محترم اور گرامی قدر ناظم عمومی اور عہدیداران وعمائدین عظام کا شکرگزار ہوں جنہوں نے دینی، اخلاقی، تعلیمی، ادبی اور اجتماعی مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے پروقار اور شاندار مسابقہ کا انعقاد کیا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء رب ذوالجلال سے دعا گو ہوں کہ آپ تمام کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ان تمام کاموں کو حسنات میں شمار کرے آمین تقبل یارب العالمین (محمد شمس الحق عبدالحق سلفی نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ)